احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کیلئے

روزنامہ

الفضل ربوہ

213029

CPL 61

ایڈیٹر- عبدالسمیع خان

جمعرات 11- نومبر 1999ء - شعبان 1420 ہجری - 11 نبوت 1378 ہش جلد 49-84 نمبر 256

بیت الذکر کی تعمیر

حضرت عثمان بن عفانؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا جو شخص اللہ تعالیٰ کی خاطر کوئی سجدہ گاہ تعمیر کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں ویسا ہی گھر بناتا ہے۔

(صحیح مسلم کتاب المساجد باب فضل بناء المساجد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

19- اکتوبر 99ء کو لندن میں بیت الفتوح کے سنگ بنیاد کی مبارک تقریب

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے سنگ بنیاد رکھا اور پرسوز دعا کرائی

75 سال قبل اسی تاریخ کو بیت الفضل کا سنگ بنیاد حضرت مصلح موعود نے رکھا تھا

مکرم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب امام بیت الفضل لندن کی تفصیلی رپورٹ

19- اکتوبر 1999ء کا دن جماعت احمدیہ عالمگیر اور بالخصوص جماعت احمدیہ برطانیہ کی تاریخ میں ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ اس مبارک تاریخ کو برطانیہ میں جماعت احمدیہ کی طرف سے تعمیر ہونے والی دوسری وسیع و عریض شاندار بیت الذکر بیت الفتوح کا سنگ بنیاد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مبارک ہاتھوں سے رکھا گیا۔

الحمدللہ ثم الحمدللہ۔

یہ امر خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ اس تاریخ کا انتخاب اس وجہ سے کیا گیا تھا کہ ٹھیک پچھتر برس قبل اسی تاریخ کو یعنی 19- اکتوبر 1924ء کو لندن میں تعمیر ہونے والی سب سے پہلی بیت الذکر کا سنگ بنیاد حضرت امام جماعت احمدیہ سیدنا حضرت المصلح الموعود نے رکھا تھا۔ اس طرح اس تاریخ کو دوہری تاریخی اہمیت حاصل ہو گئی۔

منصوبہ کا اعلان

لندن میں دوسری عظیم الشان بیت الذکر کی تعمیر کے منصوبہ کا اعلان سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے رمضان المبارک 1995ء میں بیت الفضل لندن میں خطبہ جمعہ کے دوران فرمایا تھا۔ چنانچہ لندن شہر میں ایک باموقع جگہ کی خرید کا کام جلد ہی پایہ تکمیل کو پہنچ گیا (یہ جگہ بیت الفضل سے بذریعہ کار پندرہ منٹ کے فاصلہ پر ہے) نئی خرید کردہ جگہ کا رقبہ قریباً سوا پانچ ایکڑ ہے۔ اس پر ایک وسیع عمارت تعمیر شدہ ہے جو ایک وقت میں دودھ کی فیکٹری کے طور پر استعمال ہوتی رہی ہے۔ اب اللہ تعالیٰ کی تقدیر نے اسے روحانی دودھ کی فیکٹری یعنی بیت الذکر میں تبدیل کرنے کا فیصلہ کر دیا۔ خلیفہ وقت کی زبان مبارک سے اس منصوبہ کا اعلان سنتے ہی جماعت برطانیہ کے احباب میں قربانی کا ایک شاندار جذبہ پیدا ہو گیا۔ عمارت اور کھلی جگہ کی خرید کے لئے مطلوبہ رقم جلد ہی اللہ تعالیٰ کے فضل سے فراہم ہو گئی اور جگہ کا قبضہ لینے کے بعد اس کی صفائی، ردوبدل اور تعمیر کے متفرق کام کا سلسلہ شروع ہوا۔ کونسل سے بیت الذکر کی تعمیر کی اجازت بھی ایک عظیم مرحلہ تھا جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے طے ہوا۔ ہر مرحلہ پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعائیں اور ہدایات جماعت کے لئے مشعل راہ ثابت ہوئیں۔ سب روکیں اسی کے فضل سے دور ہوئیں اور بالآخر چار سال کی مسلسل کوشش اور محنت کے بعد وہ عظیم دن طلوع ہوا جس کے لئے برطانیہ کے سب مرد و زن بڑی ہی بے تابی سے دن رات چشم براہ تھے۔

تقریب کی تیاری

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے یہ اعلان ہوا کہ انشاء اللہ 19- اکتوبر کو سنگ بنیاد کی تقریب منعقد ہوگی۔

یہ اعلان ہوتے ہی ساری جماعت میں خوشی و مسرت کی لہر دوڑ گئی اور اس تقریب سعید کی تیاریاں ہونے لگیں۔ اس تاریخی تقریب میں شمولیت کے لئے ایک خوبصورت دعوت نامہ شائع کیا گیا جو منتخب احباب جماعت کو بروقت پہنچا دیا گیا۔ مکرم محترم ڈاکٹر افتخار احمد صاحب ایاز امیر جماعت احمدیہ برطانیہ نے انتظامات کے لئے ایک انتظامیہ کمیٹی مقرر فرمائی۔ ممبران نے دن رات کام کیا اور جوں جوں یہ مبارک دن قریب آتا گیا۔ بیت الفتوح میں رضاکار کارکنان کی سرگرمیوں میں اضافہ ہوتا گیا۔ دو روز قبل جب انتظامات کا جائزہ لیا گیا تو اس روز شدید سردی تھی اور محکمہ موسمیات کے مطابق آئندہ دو روز میں ایسے سرد موسم کی ہی پیشگوئی تھی۔ تقریب سے ایک روز قبل بھی بارش اور سرد ہواؤں کی کیفیت فکرمندی پیدا کر رہی تھی۔ ان امور کو مدنظر رکھتے ہوئے تقریب کی جگہ پر پانچ مارکیاں (یعنی شامیانے) نصب کئے گئے۔ ان شامیانوں نے اس ساری جگہ کو گھیرا ہوا تھا جہاں پر انشاء اللہ یہ (بیت الذکر) تعمیر ہو گی جس میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے کم و بیش تین ہزار افراد کے بیک وقت نماز پڑھنے کی گنجائش ہوگی۔ رات گئے تک تقریب کی تیاریاں ہوتی رہیں اور سب منتظمین فکرمندی کے ساتھ دعاؤں میں مصروف رہے کہ اللہ تعالیٰ اس تقریب کو ہر لحاظ سے بہت ہی مبارک اور بابرکت بنائے۔ شام ہی سے بیرون لندن کے مہمانوں کی آمد کا سلسلہ شروع ہو گیا۔

مبارک دن

اور بالآخر وہ مبارک دن طلوع ہوا جس کا بڑی شدت سے انتظار کیا جا رہا تھا۔ موسم سرد تو تھا اور ہوا بھی کسی قدر چل رہی تھی لیکن اللہ تعالیٰ نے ایسا کرم فرمایا کہ سورج کے طلوع ہوتے ہی موسم میں ایک ایسی خوشگوار تبدیلی ہوئی کہ سنگ بنیاد کی تقریب کھلے میدان میں منعقد ہونے کے باوجود بہت ہی پرسکون اور آرام دہ ماحول میں منعقد ہوئی۔ انتظامات کو آخری شکل دی گئی اور دیکھتے ہی دیکھتے شامیانے بھرنے لگے۔ دور و نزدیک سے احباب جماعت اور خواتین بڑی کثرت سے تشریف لائے۔ یہاں کے لحاظ سے یہ ایک عام ورکنگ ڈے یعنی کام کا دن تھا لیکن احمدیوں کے لئے تو اس تقریب سنگ بنیاد میں شامل ہونا ہی سب سے اہم کام تھا۔ شامیانوں میں کرسیاں بڑے قرینہ سے رکھی گئی تھیں۔ ایک شامیانہ میں حضور انور کے لئے سٹیج بنایا گیا۔ اسی شامیانہ میں مرکزی کارکنان، مربیان سلسلہ، مجلس عاملہ کے ممبران اور ان احباب کے لئے جگہ تھی جنہوں نے حضور انور کے سنگ بنیاد نصب فرمانے کے بعد بنیادی اینٹیں رکھنی تھیں۔ ایک شامیانہ سنگ بنیاد والی جگہ پر تھا۔ سنگ بنیاد کے لئے، تعمیر ہونے والی بیت الذکر کے محراب کی وسطی جگہ کا انتخاب کیا گیا تھا۔ قریباً آٹھ دس فٹ گہری جگہ میں بنیادی اینٹوں کے لئے جگہ تیار کی گئی اور اس جگہ پر جانے کے لئے ڈھلوان راستہ بنایا گیا۔ سنگ بنیاد کی جگہ کو ہموار کر کے سیمنٹ کا تازہ فرش بچھا دیا گیا تھا اور اس پر اینٹوں کی جگہ کے نشان لگا دیئے گئے تھے۔ یہ جگہ محراب کے درمیان میں قبلہ رخ تھی اور اس کی دو لائینیں تھیں۔ حضور انور کے دست مبارک سے رکھی جانے والی بنیادی اینٹ کے لئے اوپر والی لائن کا قبلہ رخ کا کونہ مخصوص کیا گیا تھا۔ ایک وسیع شامیانہ خواتین کے لئے مخصوص تھا۔ اور دو مزید شامیانے احباب کے لئے تھے۔ وسیع گنجائش کے باوجود اللہ تعالیٰ کے فضل سے ساری جگہ اس قدر بھر گئی کہ تقریب کے دوران بہت سے احباب کو شامیانوں کے اندر کھڑے ہو کر تقریب میں شمولیت کرنی پڑی۔ اعلانات ہوئے۔ احباب کو تقریب کے پروگرام کی تفاصیل سے آگاہ کیا گیا اور دعاؤں کی تحریک کی گئی۔ ماحول میں ہر طرف دعائیں ہی دعائیں پھیل گئیں۔ ہر شخص محو دعا تھا۔ کبھی نظر گھڑی پر اٹھتی اور کبھی اس راہ کی طرف جس طرف سے حضور انور نے تشریف لانا تھا۔

حضور کی آمد

آفتاب کی روشنی اور تمازت میں اضافہ ہو رہا تھا جس نے سردی کی شدت کو یکسر ختم کر دیا اور اس خوشگوار موسم میں عین وقت پر ایک آفتاب رخ وجود کی آمد ہوئی جس نے دلوں کو خوشی اور

مسلسل صفحہ 2 پر

جلسہ قادیان سے حضور کا اختتامی خطاب

جلسہ سالانہ قادیان 13 تا 15 نومبر 99ء کو منعقد ہو رہا ہے۔ اس موقعہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا اختتامی خطاب لندن سے براہ راست ایم ٹی اے پر پاکستان کے وقت کے مطابق 15 نومبر 99ء بروز سوموار 4 بجے شام نشر کیا جائے گا۔ احباب مستفید ہوں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آنکھوں کو روشنی عطا کی۔ پیارے آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ٹھیک پونے بارہ بجے بذریعہ کار ورود فرما ہوئے سارے مجمع میں زندگی کی لہر دوڑ گئی۔ حالیہ علالت سے صحت یابی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ پہلی بار بیت الفضل لندن سے باہر کسی تقریب میں شمولیت کے لئے تشریف لائے تھے۔ حضور انور کے چہرہ مبارک پر ایک خاص نورانی کیفیت تھی۔ اللہ تعالیٰ کے شکر، تعمیر بیت الذکر کی خوشی اور احباب جماعت سے ملاقات کی راحت' ان سب امور نے چہرہ پر ایسی بشاشت اور رونق پیدا کر دی تھی کہ اسے دیکھ کر' اور جان سے پیارے آقا کو اس طرح اپنے درمیان 'اتنا قریب پاکر' دل فرط مسرت سے بے قابو ہو رہے تھے۔ نہ جانے کتنے احمدیوں کے دلوں میں اور ان کے لبوں پر کتنے نعرہ ہائے تکبیر مچل رہے ہوں گے لیکن پیارے آقا کی ایک ہدایت پر عمل کرتے ہوئے ہر شخص اپنے سینے میں ان مچلتے ہوئے جذبات کو چھپائے ہوئے تھا اگرچہ ان کے چہروں کی آب و تاب اور غمناک آنکھوں کا نظارہ ان کی قلبی کیفیات کو خوب آشکار کر رہا تھا۔ دلوں سے حمد و ثناء اور تکبیر کی صدائیں بلند ہو رہی تھیں۔

کارروائی کا آغاز

حضور انور کے کرسی صدارت پر رونق افروز ہوتے ہی تقریب کی کارروائی کا آغاز ہو گیا۔ مکرم حافظ فضل ربی صاحب نے سورہ بقرہ کی آیات 126 تا 130 کی تلاوت کی۔ انگریزی ترجمہ ہارٹلے پول جماعت کے نہایت مخلص انگریز احمدی دوست مکرم بلال ایٹکنسن صاحب نے پیش کیا۔ ان آیات میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعاؤں کا ذکر ہے۔ ان آیات کے مضمون نے ماحول میں ایک دعائیہ کیفیت پیدا کر دی۔

خوش قسمت 14- احباب

اس کے بعد حضور انور نے ان چودہ احباب و خواتین کی فہرست پڑھ کر حاضرین کو سنائی جو حضور انور کے سنگ بنیاد نصب فرمانے کے بعد ایک ایک بنیادی اینٹ باری باری رکھیں گے ان ناموں کی منظوری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ قبل ازیں عطا فرما چکے تھے۔ یہ فہرست حسب ذیل ہے۔

(1) مکرم محترم ڈاکٹر افتخار احمد صاحب ایاز۔ امیر جماعت برطانیہ

(2) خاکسار عطاء المجیب راشد نائب امیر یو کے و مربی انچارج برطانیہ۔

(3) مکرم مرزا سفیر احمد صاحب (خاندان حضرت مسیح موعود کے مردوں کی نمائندگی میں)

(4) مکرم چوہدری عبدالرشید صاحب آرکیٹکٹ۔ صدر بیت الفتوح کمیٹی

(5) مکرم رفیق احمد صاحب حیات۔ صدر انصار اللہ۔ یو کے

(6) مکرم ابراہیم احمد نونن صاحب صدر خدام الاحمدیہ۔ یو کے

(7) مکرمہ فائقہ شاہدہ راشد صاحبہ۔ صدر لجنہ اماء اللہ۔ یو کے

(8) مکرمہ صاحبزادی فائزہ لقمان صاحبہ (خاندان حضرت مسیح موعود کی خواتین کی نمائندگی میں)

علاوہ ازیں درج ذیل احباب نے مختلف قومیتوں کے احمدیوں کی نمائندگی میں بنیادی اینٹیں رکھنے کی سعادت حاصل کی۔

(9) مکرم بشیر احمد صاحب آرچرڈ۔ واقف زندگی سابق مربی سلسلہ (وقت پر تشریف نہ لاسکنے کی وجہ سے آپ نے تقریب کے چند منٹ بعد بنیادی اینٹ رکھنے کی توفیق پائی)

(10) مکرم محمد عثمان چاؤ صاحب انچارج چینی ڈیسک

(11) مکرم اسماعیل بی کے آڈو صاحب صدر پان افریقن ایسوسی ایشن

(12) مکرم طاہر سیلبی صاحب واقف زندگی مربی سلسلہ

(13) مکرم منیر عودہ صاحب

(14) مکرم راویل نجاریو صاحب

سنگ بنیاد رکھا گیا

اس اعلان کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، مکرم و محترم امیر صاحب یو کے اور بنیادی اینٹیں رکھنے والے دیگر احباب و خواتین کی قیادت فرماتے ہوئے ڈھلوان راستہ سے نیچے اترتے ہوئے اس جگہ پر تشریف لائے جہاں سنگ بنیاد اور بنیادی اینٹیں نصب کی جانی تھیں۔ حضور انور کی خدمت میں بیت الفکر قادیان سے منگوائی گئی ایک اینٹ پیش کی گئی جو حضور نے اپنے ہاتھ میں لی اور دعاؤں کے ساتھ نشان کردہ جگہ پر (یعنی نشان کردہ دو لائنوں میں سے اوپر والی لائن کے اس کونے پر جو قبلہ کی جانب تھا) نصب فرما دی۔ اس کے بعد حضور انور کی بابرکت موجودگی میں دیگر چودہ احباب نے باری باری ایک ایک اینٹ اس ترتیب سے رکھی کہ محترم امیر صاحب یو کے نے دوسری لائن میں حضور انور کی نصب فرمودہ اینٹ کے عین نیچے قبلہ کی طرف دوسری اینٹ رکھی۔ یہ اینٹ بھی بیت الفکر قادیان سے منگوائی گئی تھی۔ اس کے بعد باقی اینٹیں اوپر والی لائن اور نیچے والی لائن میں ترتیب وار رکھی گئیں۔ یہ ساری کارروائی چند منٹوں کے اندر اندر مکمل ہو گئی۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جملہ حاضرین سمیت لمبی اور پرسوز دعا کروائی۔ یہ دعا بھی ایک خاص کیفیت کی حامل تھی اور سینوں میں جذبات کا سمندر موجزن تھا۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ سنگ بنیاد رکھے جانے کی جگہ چونکہ سطح زمین سے کافی نیچے تھی اس لئے حاضر احباب و خواتین براہ راست اسے نہ دیکھ سکتے تھے۔ چنانچہ یہ انتظام کیا گیا کہ اس موقع پر سٹیج سے لاؤڈ سپیکر پر مکرم منیر الدین صاحب شمس نے رواں تبصرہ پیش کیا تاکہ سب کو علم ہو سکے کہ اس وقت کیا ہو رہا ہے۔

شیرینی پیش کی گئی

دعا سے فارغ ہونے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اوپر تشریف لائے۔ اور جملہ حاضر احباب کو زبانی اور ہاتھ کے اشارہ سے السلام علیکم فرمایا۔ حضور سب احباب کے قریب تشریف لے گئے اور اس کے بعد خواتین کی مارکی کے قریب جا کر خواتین کو بھی سلام کیا۔ اس وقت حضور انور کے چہرہ مبارک پر ایک خاص بشاشت اور مسکراہٹ تھی جسے دیکھ کر احباب اور خواتین کے دل فرط مسرت سے لبریز دکھائی دیتے تھے۔ اس دوران حضور انور کی خدمت اقدس میں اس مبارک تقریب کے حوالہ سے شیرینی پیش کی گئی۔ محترم امیر صاحب نے شیرینی کا ٹرے حضور کی خدمت میں پیش کیا تو حضور نے لڈو کا ایک حصہ لے کر تناول فرمایا اور بعد ازاں لڈو کا بقیہ حصہ لندن کی ایک بزرگ اور دعا گو خاتون مکرمہ آمنہ صدیقہ منان صاحبہ کو بطور تبرک عطا فرمایا۔ یہ وہی خوش قسمت خاتون ہیں جن کے خاندان میں حضرت مسیح موعود کی وہ مقدس اور متبرک گھڑی محفوظ ہے جو حضور انور نے جلسہ سالانہ برطانیہ کے تیسرے روز حاضرین جلسہ کو دکھائی تھی۔

بے پایاں خوشی

ملاقاتوں اور مبارکبادوں سے فارغ ہونے کے بعد، جملہ حاضرین کو فرحت و مسرت کی دولت بے بہا عطا کرنے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز موٹر کار میں سوار ہو گئے اور بیت الفتوح سے بیت الفضل لندن کے لئے روانہ ہو گئے اور اس طرح یہ تقریب اپنے بابرکت اختتام کو پہنچی۔ احباب جماعت نے باہم گلے مل کر ایک دوسرے کو دلی مبارکباد پیش کی۔ خوشی اور مسرت کی ایک عجیب کیفیت تھی۔ بیت الذکر کے سنگ بنیاد رکھے جانے کی خوشی، حضور انور کے دیدار اور ملاقات کی خوشی اور بالخصوص حضور انور کو صحت و عافیت کے ساتھ اپنے درمیان پانے اور اس قدر قریب سے جی بھر کر دیکھنے کی خوشی ایسی تھی کہ لفظوں میں اس کا بیان ممکن نہیں۔ ملاقاتوں اور معانقوں کا سلسلہ ایک طرف جاری تھا تو دوسری طرف احباب جماعت نے ایک انتظام کے ساتھ باری باری سنگ بنیاد والی جگہ کے قریب آکر ان بنیادی اینٹوں کو دیکھا جو ایک خاص ترتیب سے لگی ہوئی بہت ہی خوبصورت دکھائی دے رہی تھیں۔ ان اینٹوں میں دو وہ مبارک اینٹیں تھیں جو بیت الفکر قادیان سے لائی گئی تھیں اور ایک وہ اینٹ تھی جس کو حضور انور نے دعاؤں کے ساتھ اپنے دست مبارک سے نصب فرمایا تھا۔ ہر دل سے یہ دعا اٹھ رہی تھی کہ خدایا تو حضور انور کی سب دعاؤں کو قبول فرما اور ہمیں یہ توفیق دے کر ہم جلد از جلد اس تیرے گھر کی تعمیر کو مکمل کر سکیں اور پھر تو ہی ہمیشہ اس بیت الذکر کو نیک اور متقی نمازیوں کی سجدہ گاہ بنائے رکھنا۔ بعض احباب نے سنگ بنیاد والی جگہ پر تصاویر بھی اتروائیں۔ MTA نے اس ساری تقریب کو تفصیلی طور پر ریکارڈ کیا اور تقریب کے معاً بعد بنیادی اینٹیں رکھنے والے سب احباب و خواتین سے اور بعض دیگر احباب سے انٹرویو لئے اور ان کے جذبات کو محفوظ کر لیا۔

خواتین کی خدمات

1924ء میں جب بیت الفضل لندن کی تعمیر ہوئی تھی تو جماعت احمدیہ کی خواتین نے اس بابرکت کام میں شاندار مالی قربانیاں کر کے عظیم الشان تاریخ رقم کی تھی۔ اب بھی اس دوسری بیت کی تعمیر کے موقع پر جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے 1995ء میں اس بارے میں تحریک کی تو جماعت کے احباب کے شانہ بشانہ احمدی خواتین نے بھی اس میں حصہ لیا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ بابرکت سلسلہ اب بھی جاری ہے۔ سنگ بنیاد کی تقریب کے روز بھی موجود احمدی خواتین نے نقد ادائیگی کے علاوہ اپنے زیورات بھی اس بیت کی تعمیر کی خاطر پیش کئے۔ اللہ انہیں بہترین جزا دے آمین۔

نماز ظہر و کھانا

اس مبارک تقریب سے فارغ ہوتے ہوتے نماز ظہر کا وقت ہو گیا تھا۔ چنانچہ سب احباب جماعت اور خواتین نے ایک وسیع و عریض ہال میں نماز ظہر و عصر میں شمولیت کی جو خاکسار نے پڑھائیں اس کے بعد جملہ حاضرین کی خدمت میں جماعت احمدیہ برطانیہ کی طرف سے کھانا پیش کیا گیا۔ ایک محتاط اندازے کے مطابق اس تقریب میں ایک ہزار سے زائد احباب و خواتین نے شمولیت کی جو ملک کے مختلف حصوں سے تشریف لائے ہوئے تھے بلکہ بعض ایسے خوش قسمت احباب بھی تھے جو ویسے تو دوسرے ملکوں کے رہنے والے تھے لیکن حسن اتفاق سے اس مبارک موقعہ پر لندن میں موجود تھے۔ اس طرح انہیں بھی اس تاریخ ساز تقریب میں شمولیت کا موقع مل گیا۔ ان احباب کا تعلق امریکہ، کینیڈا، جاپان اور ٹرینیڈاڈ سے تھا۔

صدقات

اس سارے منصوبہ کے بابرکت ہونے کے لئے سنگ بنیاد کے روز قادیان اور ربوہ میں پانچ پانچ بکرے بطور صدقہ ذبح کروانے کا بھی انتظام کیا گیا۔

درخواست دعا

الحمدللہ کہ بیت الفتوح کا سنگ بنیاد رکھا جا چکا ہے اور اب اس کی تعمیر کا آغاز ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ یہ سارا کام جلد از جلد پایہ تکمیل کو پہنچے اور نہایت احسن رنگ میں سرانجام پائے۔ خواہش یہ ہے کہ تعمیر کا سارا کام ایک سال کے اندر اندر پورا ہو جائے تاکہ نئی صدی کے آغاز کے ساتھ ہی یعنی 2001ء کے پہلے جمعہ کے ساتھ اس کا عملی افتتاح بھی ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ اس منصوبہ میں برکت عطا کرے اور اس بیت الذکر کو اس کے مبارک نام کی طرح احمدیت کی غیر معمولی فتوحات کا مرکز بنا دے۔

روزنامہ الفضل ربوہ۔ پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی ربوہ۔ قیمت 2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تبرکات

حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر

حضرت حافظ سید مختار احمد صاحب شاہجہانپوری

ایک بہت بڑے ادیب شاعر اور عاشق مسیح موعود

نام۔ مختار احمد۔ تخلص مختار۔ والد کا نام حافظ سید علی میاں صاحب۔ قد درمیانہ سے نکلتا ہوا۔ داڑھی گھنی اور بازیب۔ چہرہ پر وقار اور مطمئن۔ رومی ٹوپی اوڑھتے اور اچکن اور پاجامہ پہنتے۔ قرآن کریم نرم آواز میں مخارج کی پابندی سے پڑھتے۔ لیکن تقریر کرتے وقت آپ کی آواز میں ایک گرج اور کڑک ہوتی تھی۔ شاہجہانپور کے ایک مشہور عالی خاندان کے فرد تھے اور یہ خاندان معظم اور مکرم تھا۔

خاکسار کا تعلق حافظ صاحب سے 1925ء سے ان کی وفات تک گہری دوستی اور دلی محبت کا مسلسل رہا۔ اس لئے میں نے انہیں بہت قریب سے دیکھا ہے۔ 1925ء میں مقدمہ بیت الذکر شاہجہانپور کی پیروی کے لئے صدر انجمن احمدیہ نے مجھے مامور کیا اور تب سے ہم دونوں میں ایسا توحد اور تودّد پیدا ہوا۔ کہ باید و شاید۔ اور اس کی وجہ حافظ صاحب کی مہربانی اور دوست نوازی تھی۔

حافظ صاحب فن شعر میں کامل اور زبان کے بادشاہ تھے۔ فن شعر میں امیر مینائی لکھنوی کے شاگرد تھے اور ہمیشہ استاد کا نام بڑے احترام سے لیتے تھے۔ میں نے ہمیشہ ان کی زبان پر استاد کے لئے "جناب امیر" کے الفاظ سنے۔ ہمارے طلباء کے لئے استادوں کا ادب کرنے میں حافظ صاحب کا یہ طریق قابل تقلید ہے۔

جناب امیر کو عام لوگ محض ایک شاعر سمجھتے ہیں۔ لیکن وہ ایک صاحبِ ارشاد بزرگ تھے۔ بہت بڑے عالم اور فن لغت میں ماہر۔ اور حافظ صاحب بھی فن لغت میں اپنے استاد کی طرح بڑی دستگاہ رکھتے تھے۔ اور الفاظ کے استعمال میں بڑے محتاط تھے اور ہر لفظ کی کنہ پر نظر رکھتے تھے اور جب تک شعر کی نوک پلک درست نہ ہو جائے۔ اس پر مطمئن نہ ہوتے تھے۔ بعض دفعہ خاکسار سے کسی لفظ کے محلِ استعمال کے متعلق دریافت فرماتے۔ مجھے کوئی شعر یاد ہوتا۔ تو مثال کے طور پر پیش کر دیتا اور آپ خوش ہوتے۔

حضرت میاں محمد خان صاحب کپورتھلوی کے ایک قریبی رشتہ دار شاہجہانپور میں حافظ صاحب کے پڑوسی تھے۔ ان کا نام رسالدار میجر عبدالکریم خان تھا۔ اور وہ وائسرائے کے باڈی گارڈ کے افسر تھے۔

حضرت میاں محمد خان صاحب نے براہین احمدیہ میجر عبدالکریم صاحب کو دی اور انہوں نے کتاب حافظ سید علی میاں صاحب کو دے دی۔ نتیجہ یہ تھا کہ میجر صاحب تو احمدی نہیں ہوئے۔ لیکن حافظ سید علی میاں صاحب جیسا عالم براہین احمدیہ سے حد درجہ متاثر ہوا اور انہوں نے اور حافظ سید مختار احمد صاحب نے بیعت کر لی۔ یہ 1892ء کے قریب کا واقعہ ہے۔

بہت دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ جس شخص کو کتاب دی جائے وہ تو اس سے فائدہ نہیں اٹھاتا اور یہ سعادت کسی اور شخص کی قسمت میں ہوتی ہے۔ آنحضرت ﷺ نے بعض موقعوں پر فرمایا۔ کہ سننے والا حاضر شخص غیر حاضر شخص کو بات پہنچا دے کیونکہ ممکن ہے کہ غیر حاضر شخص زیادہ فائدہ اٹھائے۔

یہی اصول کپورتھلہ کی جماعت میں کارگر ہوا اور یہی سعادت حافظ صاحب اور ان کے والد صاحب کو نصیب ہوئی۔ مخالفت ہوئی اور حافظ سید علی میاں صاحب نے مباحثے اور مناظرے بھی کئے۔ رفتہ رفتہ شاہجہانپور میں ایک نہایت مخلص اور فدائی جماعت احمدیہ قائم ہو گئی۔ میں نے دیکھا کہ شاہجہانپور کی جماعت کا ہر فرد سلسلہ احمدیہ کے جاں نثاروں میں داخل ہے۔ اور حافظ صاحب کا ادب اور تعظیم باپ کی طرح جماعت کے احباب بجا لاتے تھے۔ مکرم عبدالقدیر صاحب شاہجہانپوری بڑے تاجر اور ذی ہوش انسان تھے وہ حافظ کو اپنا حقیقی بڑا بھائی سمجھتے تھے۔ اور مکرم عبدالقدیر صاحب کی اولاد بھی حافظ صاحب کی ہر بات پر لبیک کہتی تھی۔

یو۔ پی کی جماعتیں عام طور پر حافظ صاحب کی تربیت یافتہ تھیں۔ چنانچہ حضرت المصلح موعود نے ایک خطبہ جمعہ میں فرمایا کہ حافظ صاحب یو۔ پی کی جماعتوں کے لئے ایک ستون ہیں۔

حافظ صاحب کی تمام عمر 1892ء سے روز وفات تک جماعت کی خدمت میں بسر ہوئی۔ بہت وسیع مطالعہ رکھنے والے بزرگ تھے۔ شاہجہانپور میں ان کے مکان کے اندر ان کی ایک بڑی لائبریری تھی۔ مخالفین کے لٹریچر اور ان کی ایک دوسرے کے خلاف کفر بازی سے حافظ صاحب پورے باخبر تھے اور وفات تک روز بروز اپنے علم میں اضافہ کرتے رہے۔ جماعت کے خلاف یا موافق جو رسالہ یا اخبار کچھ لکھتا حافظ صاحب اس سے باخبر رہتے تھے۔ اور اس پر تنقید و تبصرہ فرماتے۔ سلسلہ کے لٹریچر کو ہمیشہ زیر مطالعہ رکھتے اور حوالہ جات سے آگاہ رہتے اور ان سے حوالے دریافت کئے جاسکتے تھے۔

مطالعہ کا یہ عالم تھا کہ ان کی چارپائی کے ارد گرد چاروں طرف کتابیں' رسالے اخبار پڑے ہوتے۔ نئے سے نیا اخبار ان کے پاس پہنچ جاتا۔ ملاقاتی جو کثیر تعداد میں ہر روز آپ کے پاس آمد و رفت رکھتے تھے۔ ان سے بھی حافظ صاحب جماعت کے متعلق نئی سے نئی بات دریافت کرتے تاکہ کوئی بات ان کی نظروں سے ڈھکی چھپی نہ رہے۔ اور وہ اپنے وقت پر کام آئے۔

ہزاروں نظمیں لکھیں۔ بعض طبع ہوئیں اور بعض غیر مطبوعہ رہیں لیکن انہیں اس بات کی کبھی خواہش نہیں ہوئی۔ کہ ان کا دیوان شائع ہو۔ خاکسار نے انہیں کئی مرتبہ توجہ بھی دلائی۔ مگر ان کی طبیعت نام و نمود سے نہ صرف بے نیاز تھی بلکہ نفور تھی۔

یاد رہے کہ جناب امیر کے جانشین جلیل مانک پوری ہوئے جو نظام دکن کے استاد تھے۔ استاد جلیل کی وفات کے بعد ان کے جانشین ضمیر حسن صاحب دلؔ ہوئے۔ حافظ صاحب کا شمار جناب امیر کے ان چوٹی کے شاگردوں میں ہے اور تینوں خواجہ تاشوں میں بڑی محبت اور دوستی تھی۔ اور ایک دوسرے کے قدردان تھے اور آپس میں مراسلت رکھتے تھے۔ مقدمہ بیت الذکر شاہجہانپور بڑا محنت طلب تھا۔ مقدمہ کے اختتام پر حافظ صاحب نے اپنے مکان پر ایک مختصر سا مشاعرہ ترتیب دیا۔ بہت سے دوست شامل ہوئے اور ضمیر حسن صاحبِ دلؔ بھی اس مشاعرے میں رونق افروز ہوئے۔

حافظ صاحب بہت بڑے ادیب اور شاعر تھے۔ اور زبان اردو پر بے نظیر دسترس رکھتے تھے۔ علاوہ ازیں سلسلے کی تاریخ۔ روایات۔ لٹریچر اور مخالفین کے لٹریچر پر بھی عبور رکھتے تھے۔ اس لئے ہماری جماعت کے اکثر مصنف' مقالہ نگار اور مضمون نویس حافظ صاحب سے استفادہ کرتے تھے۔ اور بہت سی تصانیف حافظ صاحب کی نظر ثانی کی رہین منت ہیں۔ نظر ثانی کرنے میں حافظ صاحب بڑی احتیاط برتتے تھے۔ جس میں مندرجہ ذیل باتیں مدنظر رکھتے تھے:۔

(الف) محاورے اور زبان کا درست استعمال۔ عبارت سلیس اور رواں ہو۔

(ب) سلسلے کی روایات اور تاریخ کا لحاظ رکھا جائے۔

(ج) کوئی سخت یا دل آزار بات ہو۔ تو اس کی ترمیم و اصلاح ضرور کرتے۔

(د) اس بات کو بھی ملحوظ رکھتے کہ پڑھنے والے پر نفسیاتی لحاظ سے کتاب یا مضمون کا کیا اثر ہو گا۔

آپ کی نظر سے گزری ہوئی تحریر ٹکسالی ہو جاتی۔ ساری عمر اس قسم کی خدمت گوشہ نشینی میں بیماری اور بڑھاپے کے باوجود بطیب خاطر بجالاتے اور کبھی اپنے اس کام کا اظہار کسی جگہ نہ کرتے بے نفسی' بے ریائی' بے نیازی اس شمشیر آبدار کے جوہر تھے۔

آپ کی علم دوستی کی ایک اور مثال عرض کرتا ہوں 1946ء میں خاکسار کا میلان تحقیق ام الالسنہ کی طرف ہوا۔ مجھے سنسکرت کی ایک ایسی لغت کی ضرورت تھی۔ جس میں سنسکرت کے الفاظ رومن حروف تہجی میں لکھے ہوئے ہوں۔ دور و نزدیک اندرون ملک اور بیرون ملک میں نے ایسی لغت کی تلاش کی۔ مگر مجھے دستیاب نہ ہوئی اور میں اس کتاب کے حاصل کرنے کے لئے بڑا بے قرار تھا۔ آٹھ سال اس تلاش میں گزر گئے۔ اب قدرتِ خداوندی کا ایک کرشمہ دیکھئے۔

9۔ مارچ 1954ء کا واقعہ ہے۔ کہ میں ایک مقدمے کی پیروی کے لئے لاہور گیا۔ حافظ صاحب کی تاکید کے مطابق جب میں لاہور یا ربوہ جاتا تھا۔ تو ان سے ملاقات کے بغیر واپس نہیں ہوتا تھا۔ ایک دو مرتبہ جلدی کی وجہ سے اگر مجھ سے کوتاہی ہوئی۔ تو آئندہ ملاقات میں حافظ صاحب مجھے ضرور جتاتے کہ فلاں دن فلاں وقت آپ یہاں تھے۔ ہم سے ملاقات نہیں کی۔ ان کی اس محبت کی وجہ سے میرے لئے یہ فرض عین ہوتا تھا کہ خواہ چند منٹ کے لئے ہی ہو۔ ان سے ضرور ملاقات کروں۔ غرض لاہور میں مقدمے کی پیشی کے بعد میں جودھامل بلڈنگ میں حافظ صاحب سے ملاقات کرنے کے لئے گیا۔ میں سلام کہہ کر ابھی بیٹھا ہی تھا۔ کہ حافظ صاحب نے فرمایا کہ ابھی ابھی آپ کے آنے سے دو منٹ پہلے ایک لڑکا ایک کتاب لایا تھا۔ اور اسے ۔/6 روپے میں فروخت چاہتا تھا کیونکہ ۔/5 روپے میں اس نے خود خریدی ہے۔ حافظ صاحب نے وہ کتاب میری طرف بڑھائی۔ میں یہ دیکھ کر حیران رہ گیا۔ کہ کتاب جو میرے ہاتھ میں ہے۔ وہ سنسکرت کی لغت ہے۔ جس میں سنسکرت کے الفاظ رومن حروف تہجی میں لکھے ہوئے ہیں۔ میکسمولر کے شاگرد میکڈانل کی نہایت مستند تصنیف ہے۔ میں نے کتاب کی قیمت اسی وقت پیش کر دی۔ فردوسی کو پاستان نامے کے ملنے سے جو خوشی ہوئی تھی۔ میری خوشی اس کتاب کے ملنے پر اس سے کم نہ تھی ؎

چو آورد ایں نامہ نزدیکِ من
بر افروخت ایں جانِ تاریکِ من

یہ واقعہ ہو بہو اسی طرح ہوا ہے۔ اور مولانا روم کے اس شعر کی تفسیر یہ واقعہ ہے۔

کار سازِ ما بہ سازِ کارِ ما
فکرِ ما درکارِ ما آزارِ ما

اس کے بعد گذشتہ سولہ سال میں خاکسار نے لغت مذکور کے سارے مادوں اور ان کے مشتقات کا سراغ عربی زبان تک پہنچایا اور یہ ایک ضخیم جلد ہے۔

مقدمہ بیت الذکر شاہجہانپور کے لئے ایک الگ مضمون درکار ہے۔ یہاں پر صرف یہ ذکر کرنا ہے۔ کہ مدعا علیہم کا رویہ بڑا عجیب تھا۔ ہمارا گواہ اگر احمدی ہے۔ تو اس لئے اس پر یقین نہ کرو وہ احمدی ہے۔ اور اگر ہمارا کوئی گواہ غیر احمدی ہے تو اس کا بھی یقین نہ کرو۔ کیونکہ وہ خفیہ احمدی ہے۔ یہ دورنگی اور شترگربگی مدعا علیہم ہمارے ہر گواہ کے متعلق بروئے کار لاتے تھے۔

ایک معمر شخص اکا خان نامی جو احمدی نہیں تھا ہماری طرف سے گواہ پیش ہوا۔ اور اس نے سچی شہادت دی۔ کہ یہ بیت الذکر احمدیوں کی ہے۔ اس پر جرح کی گئی۔

سوال۔ بتاؤ مرزا صاحب اپنے دعاوی میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سچے تھے یا نہیں؟

جواب۔ اگاخان۔ "وکیل صاحب یہ سوال اتنا سہل نہیں ہے۔ جتنا آپ سمجھتے ہیں۔ میں کتابیں پڑھوں، سوچوں اور غور کروں تو جواب دوں۔"

اس جواب سے مخالف ششدر رہ گیا۔ ویلیش دادم۔ زیلیش کردم ؎

تو خود را خردمند فہمیدۂ
مقاماتِ مرداں کجا دیدۂ

حافظ صاحب جب جلسہ سالانہ پر قادیان آتے تو میری درخواست پر واپس ہوتے ہوئے میرے پاس کپور تھلہ تشریف لے آتے۔ بڑی پر لطف رفاقت رہتی۔ کیونکہ حافظ صاحب ادیب لبیب ہونے کے علاوہ بڑے زندہ دل اور شگفتہ مزاج دوست تھے۔ جب میرے پاس ٹھہرے ہوئے ہفتہ عشرہ گذر جاتا تو فرماتے۔ "بھائی اب ہمیں واپسی کی اجازت دیں۔" میں کہتا۔ "حافظ صاحب یہ سوال اتنا سہل نہیں ہے۔ جتنا آپ سمجھتے ہیں۔ سوچوں، غور کروں تو پھر بتاؤں۔" اس اگاخانی جواب سے حافظ صاحب بے اختیار ہنس پڑتے اور خوب ہنستے اور فرماتے۔ "اچھا بھائی آپ غور کر لیں، سوچ لیں، پھر بتائیں۔ میں ٹھہرے رہتا ہوں" ؎

یاد آیا میکہ باہم آشنا بودیم ما
ہم خیال وہم صفیر و ہم نوا بودیم ما
معنیٔ یک بیت بودیم از طریقِ اتحاد
چوں دو مصرعہ گرچہ در ظاہر جُدا بودیم ما

مربیان، سلسلے کے کارکن غرضیکہ جو شخص بھی سلسلے کا خدمت گذار ہو حافظ صاحب اس کی تعظیم اور قدر کرتے تھے۔ اور اس کے خلاف کوئی بات سننا گوارا نہ فرماتے۔ اگر کسی میں کوئی کوتاہی ہو تو اسے نظرانداز فرماتے۔ تمام مربیان کا نام نہایت عزت اور محبت سے لیتے اور ان کی کارکردگی کو اجاگر کرتے۔ حافظ صاحب کی سیرت کا یہ پہلو بہت سبق آموز ہے۔

حضرت مسیح موعود کے خاندان کے ہر فرد کے لئے بڑا ہو یا بچہ۔ حافظ صاحب کے دل میں والہیت اور فداکاری کا جذبہ کار فرما تھا۔ جب احرار کی شورش 1935ء کے بعد زوروں پر تھی تو ایک شریر شخص نے فساد انگیزی کے لئے حضرت مرزا شریف احمد صاحب پر یکایک راستے میں حملہ کر دیا۔ یہ قادیان کی بات ہے۔ فساد ہوتے ہوتے رک گیا۔ اس واقعہ پر حضرت حافظ صاحب بڑے بے چین تھے۔ اور اپنے جذبات کو نظم میں ادا کیا۔ اس کا ایک شعر یہ ہے۔ ؎

اے خون بہت کھول چکا بس اب اُبل جا
اے جاں تو کس دن کے لئے ہے یہ بتا دے

یہ شاہ بیت قال نہیں بلکہ حال ہے اور یہ وہ رجز ہے جہاں شاعر اپنا کلیجہ باہر نکال کر رکھ دیتا ہے اور جاں نثاری کے جذبات ابھر آتے ہیں۔

احرار کی شورش کے ایام میں ہی اس شورش کے متعلق سرِ دلبراں در حدیثِ دیگراں کے طور پر نظموں کا ایک سلسلہ شروع کیا۔ بہت درد ناک نظمیں تھیں۔ مقطع میں سخن گسترانہ دعوت تھی۔ ؎

مظہر و گوہر کہاں ہیں صادق و بسمل کہاں
آج پھر مختار ہے محوِ بیانِ اہلِ درد

اس دعوت پر نظموں کا ایک سلسلہ اسی قافیہ اور ردیف میں "الفضل" میں شائع ہوتا رہا۔ گویا احرار کے خلاف یہ ایک مشاعرہ کی محفل تھی۔ جو حافظ صاحب کے طرح دینے "پر الفضل" میں منعقد ہوئی۔ استاذی المخدوم مولانا بسمل نے سینکڑوں شعر اس طرح میں سپرد قلم فرمائے۔ اور حق بات یہ ہے کہ بسمل صاحب کا ہر شعر مضمون کو ختم کر دینے والا اور نقطۂ عروج پر پہنچا ہوا تھا۔ اس وقت حضرت بسمل کی عمر سو سال کے قریب تھی۔ لیکن کلام میں ایسا زور و شور اور آب و تاب تھی۔ کہ اس کی مثال ملنا محال ہے۔

حافظ صاحب بسمل صاحب کے اشعار سے بے حد متاثر تھے۔ اور فرماتے کہ ہم نے بے شک اپنی نظموں میں بہت زور مارا ہے۔ مگر ہم کیا کوئی اور بھی بسمل صاحب کے کلام کی بلندی تک نہیں پہنچ سکتا۔ ایک شعر خاص طور پر ذکر فرماتے کہ یہ مضمون بسمل کے سوا کسی اور کو نہیں سوجھ سکتا تھا ؎

طالباں رائے رساند جذب تا بامِ وصال
برتراست از ہر دو عالم نردبانِ اہلِ درد

اسی قسم کے اور اشعار بسمل صاحب کے تھے جو فن شعر میں کمال کو ظاہر کرتے تھے۔

مخدومی چوہدری ظفراللہ خان صاحب سے حافظ صاحب کو بڑی محبت تھی اور جناب چوہدری صاحب بھی اس بات سے متاثر رہے۔ اور جب آپ یورپ سے واپس آتے تو حافظ صاحب کی ملاقات کے لئے ضرور تشریف لے جاتے اور یہ معمول اور وضعداری ہمیشہ قائم رہی۔ حافظ صاحب ان ملاقاتوں سے مسرور اور ممنون ہوتے ؎

چہ خوش است از دو یکدل سرِ حرف باز کردن

اوپر ذکر ہوا ہے۔ کہ حافظ صاحب سلسلے کے خادموں کی بڑی قدر دانی فرماتے تھے۔ مقدمہ بیت الذکر شاہجہانپور کے تعلق میں حافظ صاحب کی تحریک پر صدر انجمن احمدیہ نے قرارداد پاس کی اس کے ذکر کرنے میں گو خاکسار کو حجاب محسوس ہوتا ہے لیکن اس میں حافظ صاحب کی سیرت کا ایک پہلو مضمر ہے۔ اور یہ ایک تاریخی واقعہ ہے۔ اس لئے اسے یہاں درج کر دینا فائدہ سے خالی نہ ہوگا ؎

حجاب مانع قرب است و شرم حائلِ لطف
بہ نزدِ او رہِ اظہارِ آرزو بکشا

بہرحال وہ قرارداد حسب ذیل ہے:۔

نقل ریزولیوشن نمبر 463 مجلس معتمدین و صدر انجمن احمدیہ قادیان

رپورٹ ناظر اعلیٰ۔ کہ مقدمہ بیت الذکر شاہجہانپور میں مولوی فضل دین صاحب وکیل نے تقریباً تین ماہ مسلسل محنت کی ہے۔ اور اسی طرح محمد احمد صاحب پلیڈر نے ایک ماہ چند روز اور مولوی غلام احمد صاحب مولوی فاضل نے بھی محنت کی ہے اور چوہدری ظفراللہ خان صاحب نے مقدمہ میں خوب بحث کی ہے۔ سلسلہ کے وقار کو ان حضرات کی کوشش جاں کاہ اور محنتِ عظیم سے بہت نفع پہنچا ہے سید مختار احمد صاحب لکھتے ہیں۔ کہ مولوی فضل دین صاحب اور محمد احمد صاحب نے دن کو دن اور رات کو رات نہیں سمجھا۔ دن رات لگاتار محنت کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی انہیں جزائے خیر دے سکتا ہے۔ پس میں سمجھتا ہوں کہ مجلس ان چاروں احباب کی محنت کے اعتراف کا اور شکریہ کا ووٹ پاس کرے۔

پیش ہو کر فیصلہ ہوا کہ واقعی مولوی فضل دین صاحب اور محمد احمد صاحب اور مولوی غلام احمد صاحب نے جس محنت اور جانفشانی سے اس مقدمہ کی پیروی میں کوشش کی ہے۔ وہ خاص طور پر قابل شکریہ ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے اور آئندہ سلسلہ کی بیش از بیش خدمات بجالانے کی توفیق رفیق بخشے۔ ناظر اعلیٰ مجلس کی طرف سے ان ہرسہ احباب کا تحریری شکریہ ادا کریں۔ مولوی فضل دین صاحب خصوصیت کے ساتھ شکریہ کے حقدار ہیں۔ اسی طرح چوہدری ظفراللہ خان صاحب نے جس طرح اپنا قیمتی وقت دے کر نہایت قابلیت کے ساتھ مقدمہ کی بحث کی ہے۔ وہ انہی کا حصہ ہے۔ ان کی خدمت میں بھی شکریئے کا خط لکھا جائے۔ اور حضرت (امام جماعت احمدیہ) کی خدمت میں ان چہار احباب کے لئے دعاؤں کی تحریک کی جائے۔

ذوالفقار علی خان قائم مقام ناظر اعلیٰ

خدا بھلا کرے تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے منتظمین کا۔ سال 1964ء میں کانووکیشن کے خطبہ صدارت کے لئے ان کی نظر انتخاب حافظ صاحب پر پڑی۔ حافظ صاحب اپنی عمر کے آخری سالوں میں بہت بیمار اور ضعیف رہتے تھے۔ ایسی حالت میں آپ نے خطبہ صدارت لکھوایا۔ جو مولانا جلال الدین صاحب شمس نے کانووکیشن کے اجلاس میں پڑھا۔ یہ خطبہ صدارت اردو ادب کا ایک شاہکار، سوز و گداز کا ایک مرقع اور طلباء کی آئندہ زندگی کے لئے ایک مشعل راہ ہے۔ کانووکیشن میں ایسے خطبے بڑے کمیاب ہیں۔ یہ خطبہ اس قابل ہے۔ کہ طلباء اسے بار بار پڑھیں۔ اور خطبے سے ظاہر ہے۔ کہ یہ فقیرِ گوشہ نشین تعلیمی اداروں اور طلباء کی ضرورت سے ایسا باخبر ہے۔ گویا کسی یونیورسٹی کا اعلیٰ کارکن ہے ؎

ہمارا نرم رُو قاصد پیامِ زندگی لایا
خبر دیتی تھیں جن کو بجلیاں وُہ بے خبر نکلے

جہل و علم کی بعض شاخیں ہیں:۔

1۔ آنکس کہ نداند و بداند کہ بداند
در جہلِ مرکب ابدالدّہر بماند
2۔ واں کس کہ بداند و بداند کہ بداند
اونیز خرِ خویش بمنزل برساند
3۔ واں کس کہ بداند و بداند کہ نداند
اسپِ طرب از گنبدِ گردوں بداند

بعض لوگ جہل مرکب میں گرفتار ہوتے ہیں۔ تاریخ ادب پر ان کی نظر بسیط نہیں ہوتی۔ نہیں جانتے کہ ایک وقت میں بعض الفاظ اور محاورے رائج ہوتے ہیں۔ اور دوسرے وقت میں وہ متروک ہو جاتے ہیں۔ ہر زبان میں اس قسم کے الفاظ اور یہ اتار چڑھاؤ پایا جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود کے ایک شعر میں "کہ تا" کے الفاظ پر بعض لوگوں نے اعتراض کیا ہے۔ اس اعتراض کا دفع و ذب حافظ صاحب نے کرنا چاہا۔ مجھ سے فردوسی کا شاہنامہ لیا۔ اور اس میں سے درجنوں شعر منتخب کیے۔ جن میں "کہ تا" کی ترکیب آتی ہے۔ پھر متقدمین کے کلام کو کھنگالا اور وہاں بیسیوں ایسے شعر نکالے۔ پھر دیوان غالب سے ایسے شعر انتخاب کئے۔ اور اس تمام مواد کو شائع کر دیا کہ ؎

دروغ گو را تا بخانہ باید رسانید

خاکسار کی کتاب
Arabic the Source of All the Languages
شائع ہوئی۔ اور اخبار پاکستان ٹائمز مورخہ 28۔ مارچ 1965ء میں کتاب مذکور پر ایک عالمانہ اور سیر حاصل تبصرہ شائع ہوا۔ حافظ صاحب نے اس کا ترجمہ اردو میں کروایا اور سارا تبصرہ سنا۔ اور محظوظ ہوئے۔

مجھے فرمانے لگے:۔

"بھائی ہمیں وہ کتاب دی ہوتی۔ کیا ہوا جو ہم انگریزی نہیں پڑھے۔ ہم کسی سے کتاب پڑھوا کر سنیں گے۔ ہمارے پاس ہر قسم کا آدمی آتا ہے اسے دکھائیں گے۔ بات چلے گی اور حضرت مسیح موعود کا ذکر ضرور آئے گا۔"

میں نے کتاب آپ کی خدمت میں پیش کر دی۔ ظاہر ہے کہ اپنے علم میں اضافے کے لئے آپ کس قدر شائق تھے ؎

پیر شو بیا موز

خود بہت بڑے شاعر اور ادیب تھے۔ خاکسار کی نظموں پر بڑی خوشی کا اظہار فرماتے اور بعض دفعہ میری کسی نظم کی داد اور پسندیدگی کا اظہار اردو نظم میں لکھ کر بھیجتے۔ اس قسم کی قدر دانی بڑی حوصلہ افزا ہوتی ہے۔ بعض وقت اپنے استاد کا یہ شعر پڑھتے ؎

شاعر کو مست رکھتی ہے محفل کی داد امیر
دو بوتلوں کا نشہ ہے اک واہ واہ میں

خط نہایت پاکیزہ تھا۔ کارڈ کو ہتھیلی پر رکھ کر لکھنا شروع کرتے اور ایک کارڈ پر پچیس تیس سطریں لکھ لیتے۔ چاہو تو مسطر سے ناپ لو کسی سطر میں کوئی جھول یا جھکاؤ نہ ہوگا۔ تحریر ایسی کہ گویا موتی پروئے ہوئے ہیں۔

بدخطی ایک بہت بڑا نقص ہوتا ہے۔ اور خوش خطی بڑی مؤثر چیز ہے۔ یہاں تک کہ ؎

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مقبول احمد صدیقی صاحب

علاج بالمثل کی روحانی تائیدات

ہومیو پیتھی دو یونانی الفاظ Homeos اور Pathos سے مل کر بنا ہے ہومیو کا مطلب ہے مشابہ اور پیتھوس کے معنی بیماری یا علاج ہے چنانچہ ہومیو پیتھی سے مراد "مشابہ بیماریاں" یا "مشابہ علاج"

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ہومیو پیتھی کی تعریف یوں فرماتے ہیں کہ ہومیو پیتھی سے مراد ہے جس زہر سے بیماری ہوئی ہے اس سے ملتے جلتے زہر کو بطور دوا استعمال کیا جائے (ہومیو پیتھک کلاس نمبر18) تاہم حضرت صاحب نے یہ بھی فرمایا ہے کہ "لازم ہے کہ اس زہر کو جب ہومیو دوا کے طور پر استعمال کیا جائے تو اسے اتنا ہلکا کر لیا جائے کہ وہ اپنا زہریلا اثر پیدا کرنے کی طاقت سے محروم ہو چکی ہو"

ہومیو پیتھی میں چونکہ دوا کی انتہائی قلیل اور نامعلوم سی مقدار استعمال ہوتی ہے جو روح کو پیغام دیتی ہے لہٰذا اسے روحانی طریقہ علاج بھی کہتے ہیں۔

ہومیو پیتھی (علاج بالمثل) کو 1790ء میں ڈاکٹر ہانیمن نے ایجاد کیا حضرت مسیح موعود نے اشتہار 6 فروری 1898ء میں روحانی طریق سے انکشاف کی بناء پر اس طریق علاج کی تائید فرمائی۔ (ایام الصلح طبع اول ص120 اشاعت یکم جنوری 1899ء)

حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی سلسلہ احمدیہ کے جید عالم گزرے ہیں آپ کو خدا تعالیٰ نے وسیع روحانی علوم سے نواز رکھا تھا آپ نے اپنے سوانح حیات "حیات قدسی" میں بیان فرمائے ہیں ان میں سے ایک واقعہ ہدیہ قارئین کیا جاتا ہے۔ اس واقعہ سے قبل راجیکی صاحب نے اپنے درس کا ایک مختصر اقتباس بیان فرمایا ہے۔ جس میں آپ نے علاج بالمثل کی تائید قرآن کی رو سے ثابت فرمائی ہے۔

حضرت مولانا صاحب فرماتے ہیں۔

علاج بالمثل ہومیو پیتھی

جب میں لاہور میں مقیم تھا۔ تو ایک دفعہ ایک ڈاکٹر صاحب نے جو میرے حلقۂ درس میں موجود تھے۔ بتایا کہ آجکل امریکہ والوں نے معالجات میں بہت ترقی کی ہے۔ اور انسان کے ہر عضو کے مقابل پر علاج بالامثال کے طور پر کامیابی حاصل کی ہے۔ یعنی اگر کسی شخص کا دماغ کمزور ہے تو اس کے لئے کسی جوان اور تندرست بکرے کا مغز استعمال کرایا جاتا ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔

میں نے عرض کیا۔ کہ امریکہ والوں کو تو آج ہزارہا تجربات کے بعد یہ طریق علاج معلوم ہوا ہے لیکن قرآن کریم میں یہ طریق علاج تیرہ سو سال سے بھی پہلے بیان کیا گیا ہے۔ مجھ سے یہ سن کر ڈاکٹر صاحب متعجب ہوئے۔ اور فرمانے لگے۔ کہ ہم نے تو بارہا قرآن کریم پڑھا ہے۔ ہمیں تو اس میں کبھی اس طریق علاج کا بیان نظر نہیں آیا۔ میں نے کہا قرآن کریم میں بہت سی مخفی صداقتیں اور حقائق ہیں جو زیادہ گہرے مطالعہ اور اللہ تعالیٰ کی تائید سے ظاہر ہوتے ہیں۔

چنانچہ میں نے بیان کیا۔ کہ قرآن کریم میں آیت قل کل یعمل علےٰ شاکلتہٖ میں علاج بالامثال کی حقیقت کو واضح کیا گیا ہے۔ جس کے معنےٰ یہ ہیں کہ اس بات کا اظہار کر دیا جائے۔ کہ ہر چیز اپنی شاکلہ کی مناسبت سے اپنا عمل ظاہر کرتی ہے۔ اس آیت سے پہلے خدا تعالیٰ نے قرآن کریم کے ایک حصہ کو خاص طور پر شفاء اور رحمت قرار دیا گیا ہے۔ شفا کے معنے زہریلے اور نقصان دہ مواد کا وجود سے خارج ہونا اور رحمت کے معنے کمزوری کو دور کرنے کے ہیں۔ گویا رحمت بطور ٹانک کے ہے۔ اور قرآن کریم کی ہدایت کو قبول کرنے سے دونوں طرح کا یعنی روحانی اور جسمانی طب کا فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ ہاں جو لوگ ظلم کیش ہیں۔ یعنی افراط و تفریط اختیار کر کے بد پرہیز بن جاتے ہیں ان کو قرآنی ہدایت جسمانی اور روحانی اعتبار سے کوئی فائدہ نہیں دے سکتی۔ وہ یقیناً بڑے خسارہ میں پڑتے ہیں۔

پس کل یعمل علیٰ شاکلتہٖ میں علاج بالامثال کے عظیم الشان طریق کا ذکر کیا گیا ہے جس کو آج ہزارہا قسم کے تجربات کے بعد مغربی دنیا نے اپنایا ہے۔

علاج بالامثال کے متعلق ایک عجیب واقعہ

مکرم میاں فضل الٰہی صاحب احمدی آف لالہ موسیٰ نے ایک دفعہ مجھ سے ذکر کیا کہ "میری اہلیہ" بعض نسوانی امراض میں مبتلا ہو گئی۔ ایام ماہواری کی بے قاعدگی، لیکوریا، قلت دم وغیرہ بیماریوں نے ان کو گھیر لیا۔ جب بیماریوں نے طول کھینچا۔ تو میں نے بہت سے ماہر ڈاکٹروں اور لیڈی ڈاکٹروں سے ان کا علاج کرایا۔ لیکن افاقہ نہ ہوا۔ بعض لیڈی ڈاکٹروں نے معائنہ کے بعد یہ بتایا کہ میری اہلیہ کے رحم (بچہ دانی) میں نقص ہو گیا ہے۔ اور اس بات کا خدشہ ہے کہ آئندہ سلسلۂ تولید بند ہو جائے گا۔ میں نے اس فکر میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت میں متواتر دعا کے لئے خط لکھے۔ اور جو علاج کیا جا رہا تھا۔ اس سے بھی حضور انور کو اطلاع دی۔ ان خطوط کے جواب میں حضور نے ازراہ شفقت تحریر فرمایا کہ ہم انشاء اللہ دعا کریں گے۔ لیکن آپ بچہ دانی کی اصلاح کے لئے جوان بکری کی بچہ دانی کی یخنی صبح و شام دو دفعہ ہفتہ عشرہ تک اپنی بیوی کو استعمال کرائیں چنانچہ میں نے حضور کی ہدایت کے مطابق استعمال کرائی۔

اس کے بعد جب لیڈی ڈاکٹر کو معائنہ کرایا گیا۔ تو وہ دیکھ کر حیران رہ گئی۔ کہ بچہ دانی بالکل

باقی صفحہ 6 پر

الفضل انٹرنیشنل سے

رپورٹ: ناصر پاشا صاحب

مجلس خدام الاحمدیہ برطانیہ کا سالانہ اجتماع 1999ء

مورخہ 10، 11، 12 ستمبر (بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار) کو مجلس خدام الاحمدیہ برطانیہ کے 27 ویں سالانہ اجتماع 1999ء کا کامیاب انعقاد اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں ہوا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے حاضری اور انتظامات میں گزشتہ سالوں کی نسبت سے نمایاں ترقی نظر آئی اور مختلف تربیتی پروگراموں کے علاوہ علمی و ورزشی مقابلہ جات میں بھی خدام نے بہت دلچسپی کا مظاہرہ کیا۔

امسال ربوہ کے اجتماع کا ماحول پیدا کرنے کے لئے اسلام آباد کی بڑی گراؤنڈ کے گرد خوبصورت قد آدم جالی لگا کر حد بندی کی گئی تھی۔ اس احاطہ کو Ijtema Village کا نام دیا گیا تھا اور اس کا ایک فائدہ یہ بھی تھا کہ اسلام آباد میں صفائی کا معیار بہت عمدہ رہا۔ رجسٹریشن کا شعبہ سارا وقت بہت مستعد رہا اور انتظامات اس طرح کئے گئے تھے کہ رجسٹریشن کروائے بغیر مقام اجتماع میں داخل نہیں ہوا جا سکتا تھا۔ گراؤنڈ میں بہت ترتیب سے مختلف پروگراموں کے انعقاد کے لئے ڈیزائننگ کی گئی تھی چنانچہ خدام کی بڑی مارکی کے ساتھ ایک مارکی بطور طعام گاہ نصب تھی۔ اسی طرح اطفال کے لئے ایک علیحدہ بڑی مارکی بھی نصب کی گئی تھی۔ نیز انتظامیہ کے لئے بہت سے خیمہ جات نصب تھے۔ تمام ریجنز کے خدام کے خیمہ جات اور باربی کیو کے لئے پہلے سے جگہ مخصوص کی گئی تھی۔ جمعہ کے روز خدام نے بھی اپنے اپنے خیمہ جات اپنے ریجن کے لئے مخصوص علاقہ میں نصب کر لئے۔ اور ان خیموں اور مارکیوں کے وسط میں سنٹرل باربی کیو کا انتظام تھا جس کے ایک طرف لوائے خدام الاحمدیہ، برطانیہ کا قومی جھنڈا اور بعض دیگر جھنڈے لہرا رہے تھے۔ مقام اجتماع میں جگہ جگہ شارٹ سرکٹ ٹی وی نصب کئے گئے تھے جن کے ذریعے مارکی میں ہونے والے مختلف پروگرام اور دیگر اعلانات کے علاوہ نظمیں اور تربیتی تقاریر پیش کی جاتی رہیں۔ ایک طرف کھیلوں کے لئے جگہ تیار کی گئی تھی۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے نمازوں اور دیگر تربیتی پروگراموں کے وقت بھی حاضری نمایاں رہی۔ کھانے کا معیار بھی بہت عمدہ تھا اور کھانا کھلانے کے انتظامات بھی بہت اچھے تھے۔ تاہم بعض امور کے بارے میں آئندہ انتظامات مزید بہتر بنانے کی ضرورت محسوس کی گئی۔ ان میں کار پارکنگ کا مناسب انتظام، وقت کی پابندی ملحوظ رکھنا اور بعض انتظامی معاملات کی طرف خصوصی توجہ دینا شامل ہے۔

اجتماع کا باقاعدہ افتتاح مکرم و محترم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب امام بیت الفضل لندن نے جمعہ کی شام کیا۔ اسی روز شام کو پروگرام تلقین عمل میں مکرم و محترم ڈاکٹر افتخار احمد ایاز صاحب امیر جماعت احمدیہ برطانیہ نے خدام سے خطاب کیا۔ ہفتہ کے روز سہ پہر کو منعقد ہونے والے اجلاس میں مکرم ابراہیم احمد نونن صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ برطانیہ نے خدام و اطفال سے خطاب کیا۔ انہوں نے خدام الاحمدیہ پر عائد ہونے والی ذمہ داریوں کی طرف خدام کو توجہ دلائی۔ شام کو منعقد ہونے والے ایک اجلاس میں مکرم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب، مکرم ابراہیم احمد نونن صاحب اور مکرم نصیر احمد قمر صاحب (ایڈیٹر الفضل انٹرنیشنل) نے خدام و اطفال کے سوالات کے انگریزی میں جواب دیئے۔

اتوار کے روز مکرم و محترم مرزا عبدالحق صاحب صوبائی امیر پنجاب نے "تلقین عمل" کے پروگرام میں خدام کو نصائح کیں اور مکرم و محترم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب نے "ذکر حبیب" کے عنوان سے حضرت اقدس مسیح موعود کے بعض پاکیزہ واقعات بیان کئے۔ شام کو منعقد ہونے والی اختتامی تقریب کی صدارت مکرم و محترم ڈاکٹر افتخار احمد ایاز صاحب نے کی۔ اس موقع پر مکرم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ برطانیہ نے رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ امسال اجتماع میں خدا تعالیٰ کے فضل سے حاضری میں بہت نمایاں اضافہ ہوا۔ 857 خدام اور 472 اطفال کی رجسٹریشن کی گئی (کل تعداد 1329) جبکہ گزشتہ سال یہ تعداد 997 تھی۔ اس طرح سال گزشتہ سے تیس فیصد اضافہ ہوا۔ اس کے علاوہ زائرین کو شامل کر کے مجموعی طور پر حاضری 1567 رہی۔

امسال اجتماع میں خاص طور پر ذکر الٰہی اور درود شریف پڑھتے ہوئے وقت گزارنے، اطاعت اور نظم و ضبط کا مظاہرہ کرنے پر زور دیا گیا تھا۔ خدام و اطفال کے علیحدہ علیحدہ پروگرام طبع کروائے گئے تھے۔ نماز کا تلفظ صحیح کروانے کے لئے دو کلاسیں بھی منعقد کی گئیں۔ نماز فجر کے بعد ورزش کا مختصر پروگرام بھی رکھا گیا اور اس کے بعد انفرادی تلاوت قرآن کریم کے لئے خدام کو قرآن کریم کے ایک مخصوص حصے کی فوٹو کاپی دی جاتی رہی۔ امسال روک دوڑ کا مقابلہ بھی رکھا گیا تھا جسے بہت پسند کیا گیا۔

دوران اجتماع جن علمی و ورزشی مقابلہ جات کا انعقاد ہوا ان میں تلاوت قرآن کریم، نظم خوانی، تقریر، فی البدیہہ تقریر، ماسٹر مائنڈ کوئز (جس کے لئے حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی کتاب Revelation Rationality Knowledge and Truth کا ایک حصہ بطور نصاب مقرر تھا) حفظ قرآن، پیغام رسانی، معلومات عامہ، دوڑوں کے مختلف مقابلے، وزن اٹھانا، فٹ بال، والی بال اور روک دوڑ وغیرہ شامل ہیں۔

(الفضل انٹرنیشنل 29۔ اکتوبر 99ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ماخوذ

سید ظہور احمد شاہ

ڈی۔ ڈی۔ ٹی۔ موت کی پیغامبر

فصلوں کو نقصان پہنچانے والے کیڑوں مکوڑوں کو ختم کرنے کے لئے جب سے زہروں کا استعمال شروع کیا گیا ہے اسی وقت سے قدرتی نظام جس کے تحت تمام نباتات حیوانات اور انسان آپس میں مل جل کر رہ رہے تھے تباہی کی طرف بڑھ رہا ہے۔ شروع شروع میں تو اس بات کو کوئی اہمیت ہی نہ دی گئی اور انتہائی زہریلی اور دیرپا اثر رکھنے والی زہریں تیار کی گئیں ان میں سب سے زیادہ معروف ڈی۔ ڈی۔ ٹی۔ ہوئی لیکن اس کے علاوہ اسی طرح کی اور بھی کئی زہریں مثلاً انڈرین۔ ڈائی ایلڈرین۔ ہپٹاکلور وغیرہ عام طور پر استعمال کی جانے لگیں۔ لیکن کچھ دیر بعد ان کے خطرناک دیرپا اثرات کا علم ہونے پر بہت سارے ملکوں میں ان کی پیداوار اور استعمال پر پابندی لگا دی گئی۔ لیکن بعض ملکوں میں ابھی تک ان کی پیداوار اور استعمال جاری ہے جن میں پاکستان کے ہمسائے ایران اور ہندوستان بھی شامل ہیں جہاں سے ڈی ڈی ٹی پاکستان میں سمگل کی جاتی ہے اور ابھی تک بعض زمیندار اس کو استعمال بھی کرتے ہیں۔ خاص طور پر سبزیوں پر اس کا استعمال اکثر کیا جاتا ہے کیونکہ جہاں ایک طرف یہ بہت سستی زہر ہے تو دوسری طرف فصل پر اس کا اثر فوری ہوتا ہے جس سے زمیندار کا منافع بڑھ جاتا ہے لیکن اس کے اثرات اس قدر خطرناک اور دیرپا ہیں کہ ان کو فصلوں اور گھروں میں استعمال کرنا اپنے آپ کو ایک مستقل عذاب میں ڈالنے کے مترادف ہے۔ ڈی۔ ڈی۔ ٹی کے استعمال کے نتیجہ میں کینسر کے علاوہ دیگر بیماریاں بھی لاحق ہو سکتی ہیں۔ بچوں کی پیدائش میں خرابیاں اور ماں باپ میں بانجھ پن کا مرض بھی بڑھ سکتا ہے۔ اس کے استعمال سے ہر قسم کی بیماری کا مقابلہ کرنے کی صلاحیت انسان میں کم ہو جاتی ہے۔ بچوں میں ہر قسم کا علم سیکھنے کی صلاحیت کم ہو جاتی ہے۔ بچے کے کردار نارمل نہیں رہتے طبی ماہرین تو یہاں تک کہتے ہیں کہ ڈی۔ ڈی۔ ٹی جیسی زہروں کے اثرات ماں سے بچے کو منتقل ہو سکتے ہیں۔ اور یہ اثرات ماں کے رحم سے لے کر ماں کے دودھ تک چلے جاتے ہیں۔ ڈاکٹر زاہدہ پروین کی ریسرچ کے مطابق ملتان کے بعض زمینداروں کے خون میں ڈی۔ ڈی۔ ٹی شامل پائی گئی۔ یہ زمیندار کسی وقت اپنی کپاس کی فصل پر ڈی۔ ڈی۔ ٹی کا سپرے کیا کرتے تھے جو کہ اب وہ ترک کر چکے تھے۔ اس سائنس دان نے یہ بھی بتایا کہ اس زہر کے استعمال کے نتیجہ میں لوگ الرجی۔ ہائی بلڈ پریشر اور نروس سسٹم کی بیماریوں میں گرفتار پائے گئے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ ڈی۔ ڈی۔ ٹی اور اس جیسی دوسری زہروں کا زیادہ تر اثر ان پر ہوتا ہے جو کہ اس کو استعمال کرتے ہیں لیکن تمام وہ لوگ جو کہ اس ماحول میں رہ رہے ہوں یا زندگی بسر کر رہے ہوں وہ بھی ان خطرات سے دوچار ہو سکتے ہیں۔ پھر یہ زہریں چاہے زرعی فصلوں پر استعمال کی جائیں یا گھروں میں کیڑے مکوڑے تلف کرنے کے لئے استعمال کی جائیں یہ اس ماحول کا مستقل حصہ بن جاتی ہیں اور کھانے پینے کی چیزوں کو زہریلی بنا دیتی ہیں۔

اس سلسلے میں افسوس ناک امر یہ ہے کہ ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن نے ابھی تک ڈی۔ ڈی۔ ٹی کا گھروں میں استعمال جائز قرار دے رکھا ہے۔ اور اس چور دروازے سے یہ خطرناک مہلک زہر دوسرے لوگ گھروں کے علاوہ کھیتوں اور فصلوں پر بھی کرتے رہتے ہیں جس سے ان فصلوں اور سبزیوں کو استعمال کرنے والے تمام لوگوں کا متاثر ہونا یقینی ہوتا ہے۔ بہرحال اب ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن بھی اس امر کا جائزہ لے رہی ہے اور امید کی جاتی ہے کہ یہ ادارہ اس چور دروازے کو بھی بند کرنے میں اپنا کردار ادا کرے گا۔

اگرچہ ایسی زہریں امریکہ کینیڈا اور کئی دوسرے ممالک میں کافی سالوں سے ممنوعہ قرار دی جا چکی ہیں لیکن پاکستان ہندوستان روس جیسے ممالک میں ابھی تک ان کا استعمال کیا جا رہا ہے اور گورنمنٹ ایجنسیاں اس پر کسی قسم کی کارروائی کرنے کی طرف توجہ نہیں دے رہیں جو کہ ایک افسوس ناک امر ہے۔ کیونکہ اس سے نہ صرف یہ ممالک خود بھی اس سے متاثر ہوتے ہیں بلکہ اپنے ہمسایہ ممالک کو بھی خطرے میں ڈالنے کا باعث بنتے ہیں۔

اس امر کی بھی ازحد ضرورت ہے کہ اس معاملے کی سنگینی کے متعلق عام پبلک کو بتایا جائے اور ان خطرات سے ان کو اطلاع دی جائے جو ڈی۔ ڈی۔ ٹی کے استعمال کی وجہ سے ان کو لاحق ہو سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ حکومت کو بھی اپنے ذمہ دار محکموں اور افراد کو اس معاملے میں پوری توجہ سے کام کرنے کے لئے مجبور کرنا چاہئے کیونکہ اس کا تعلق پوری قوم اور ملک کی صحت اور بہتری سے ہے۔

اس سلسلے میں اچھی خبر یہ ہے کہ اب مارکیٹ میں ایسی جراثیم کش دوائیں آ گئی ہیں جو کہ ماحول کو خراب نہیں کرتیں اور جراثیم اور کیڑے مکوڑوں کو ختم کرنے میں بھی زہریلی دواؤں سے کسی طرح کم نہیں۔ ان میں سر فہرست نیم سے تیار کردہ بہت ساری دوائیں ہیں جو کہ بہت زود اثر ہیں اور ہر قسم کے نقصان پہنچانے سے بھی مبرّا ہیں۔ اسی طرح تمباکو کو پانی میں ابالنے سے جو شاندہ حاصل ہوتا ہے وہ بھی بہت ساری فصلوں کو نقصان پہنچانے والے کیڑوں مکوڑوں کو ختم کرنے کے لئے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ یہ نسخہ انتہائی سستا بھی ہے اور ماحول کو بھی نقصان نہیں پہنچاتا۔ ہمارے زمیندار بھائیوں کو اس کا استعمال کرنا چاہئے اور درآمد شدہ زہروں کے استعمال سے گریز کرنا چاہئے۔ (ماخوذ ڈی نیوز 11۔ اگست 1998ء)

ہومیو ڈاکٹر نذیر احمد مظہر

ایک مفید عام مشروب

خصوصاً تحفہ سرما

جس مشروب کا ہم ذیل میں ذکر کرنے لگے ہیں وہ چائے سے کہیں بڑھ کر مفید اور خوش ذائقہ و سستا ہے۔ موجودہ مہنگائی کے دور میں اس کے رواج عام سے بہت سا روپیہ بچایا جا سکتا ہے۔ نیز چائے کے صحت پر جو نقصانات مرتب ہو رہے ہیں ان سے بھی محفوظ رہا جا سکتا ہے۔ ہم نے اسے خود بکثرت استعمال کیا۔ دوسروں کو کرایا۔ ہمیشہ ہر ایک نے پسند کیا اور تعریف کی۔ یہ مشروب 'دار چینی کا قہوہ' ہے کثیر الفوائد ہونے کی وجہ سے اسے غذائی علاج کہنا بے جا نہ ہوگا۔

ترکیب تیاری

دو تا چار چمچ سفوف دار چینی کو ایک لیٹر پانی میں ڈال کر حسب ذائقہ چینی ملا کر ڈھکنے سے ڈھانک کر اس طرح پکائیں کہ پانی میں بخوبی اثر آ جائے۔ چھانی سے چھان کر استعمال میں لائیں۔

چند طبی خواص

مقوی معدہ و ہاضم ہے۔ ریاح کو خارج کرتا ہے۔ اس کا مزاج گرم خشک ہے لہٰذا سرد مزاجوں کو اور سردی سے پیدا ہونے والے عوارض میں مفید ہے۔ ریاحی دردوں کو دور کرتا ہے۔ مقوی قلب و دماغ ہے نیز ان اعضاء کو فرحت و شگفتگی بخشتا ہے۔ مقوی و محرک اعصاب ہے۔ بینائی کو طاقت دیتا ہے۔ نسیان و کمزوری حافظہ کو مفید ہے۔ اعصابی دردوں کو دور کرتا ہے۔ نظام تنفس کے اعضاء کے لئے مفید ہے۔ اور بلغمی مادوں کے اخراج میں ممد و معاون ہے۔ اس کے بخارات سونگھنے سے سردی کے نزلہ و زکام کو بہت فائدہ ہوتا ہے۔ اور قہوہ پینے سے ناک و گلے کی خراش و سوزش جاتی رہتی ہے۔ سرما میں اس کا کثرت سے استعمال نعمت غیر مترقبہ سے کم نہیں۔

چند اضافی خصوصیات

(1) جیسا کہ ہم اوپر ذکر کر آئے ہیں کہ چائے کی پتی نسبتاً مہنگی بھی ہے اور نقصان دہ بھی۔

(2) دار چینی کے قہوہ کے لئے دودھ ضروری نہیں۔ اس طرح دودھ کا خرچ بچ جاتا ہے۔ اور پھر خالص دودھ کا ملنا ایک لاینحل مسئلہ ہے۔ ہوٹلوں میں اکثر کریم نکلا دودھ اور خشک دودھ چلتا ہے۔ اکثر پتی بھی جلی ہوئی استعمال ہوتی ہے۔ جو ایک ضرر رساں شئے ہے۔

(3) قہوہ دار چینی کے برتن ذرا پانی مارنے سے صاف ہو جاتے ہیں اور ہرگز تعفن نہیں رہتا۔

(4) پتی والی چائے کو تھرماس وغیرہ میں ڈال کر رکھنے سے اس کا ذائقہ بدل جاتا ہے مگر اس میں یہ پرابلم نہیں۔ بلکہ اس کی خوشبو اور مہک سے منہ معطر ہو جاتا ہے۔ دار چینی خود کسی قدر میٹھا ذائقہ رکھتی ہے لہٰذا چینی کم پڑتی ہے۔ یہ قہوہ سستا ہونے کے سبب ہر امیر و غریب کی معاشی دسترس میں ہے۔

(5) جو لوگ ہوٹلوں سے چائے منگواتے ہیں ان کا بل بچ سکتا ہے۔ نیز اگر ہوٹلوں والے اس قہوہ کو رواج دیں تو ان کے منافع کی شرح بھی بڑھ سکتی ہے۔ سستا ہونے کے سبب سیل میں اضافہ ہونے کی وجہ سے انہیں زیادہ فائدہ ہو سکتا ہے۔ ہمارے ہاں جو بھی مہمان آتے ہیں ہم ان کی اس قہوہ سے ضیافت کرتے ہیں سستا ہونے کے سبب ذرا بھی معاشی بوجھ محسوس نہیں ہوتا۔

خصوصاً موسم سرما میں اس سے بہت سے سرما کے عوارض میں استعمال کروا کے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ فلو، نزلہ، زکام، کھانسی، گلے کی خرابی، سردرد، ٹھنڈ لگنا، وغیرہ میں سفوف ملٹھی، سونف، بنفشہ، سونٹھ، الائچی حسب طبع فرداً فرداً یا سب کا اضافہ کر سکتے ہیں اور زیادہ فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

بقیہ صفحہ 4

خط خوب رقیمہ سفارش است

آپ کی عمر سو سال سے اوپر ہوئی۔ 1892ء میں بیعت کی اور 1969ء میں وفات پائی۔ اور یہ 77 سال کا عرصہ تمام کا تمام سلسلے کی خدمت، دوستوں کی خیر خواہی، مصنفین کی امداد، دعوت الی اللہ و تلقین میں گذارا۔ بے نفسی، بے ریائی، طبعی انکسار اور بے غرضی سے ہر ایک کام کیا۔ اللہ تعالیٰ حافظ صاحب کے مدارج میں ترقی دے۔ اور ہمیں ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق۔ آمین۔

اپنے کاموں کی وجہ سے حافظ صاحب زندۂ جاوید ہیں۔ سلسلہ احمدیہ پر ابتلاء و امتحان کے سینکڑوں دور آئے۔ جیسا کہ الٰہی سلسلوں سے اللہ تعالیٰ کی سنت ہے۔ حافظ صاحب موصوف اپنے صدق و وفا میں از اول تا آخر پورے ثابت قدم رہے۔

(الفضل 27۔ 28 اگست 1970ء)

بقیہ صفحہ 5

درست اور صحیح ہے اور اس میں کوئی نقص باقی نہیں رہا۔

اس علاج بالامثال میں اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت مصلح موعود کی دعا و توجہ سے خاص طور پر برکت رکھ دی۔ اور اس کے بعد میاں فضل الٰہی کی اہلیہ صاحبہ کے گھر کئی تندرست بچے تولد ہوئے۔ (حیات قدسی حصہ چہارم ص 114۔ 115)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم ملک بشیر احمد صاحب اعوان (ریٹائرڈ) انسپکٹر وقف جدید 23/15 دارالیمن شرقی ربوہ کے والد محترم ملک محمد عظیم صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ بوچھال کلاں ضلع چکوال جو محترم حافظ غلام محی الدین صاحب سابق معلم وقف جدید کے بڑے بھائی ہیں۔ پر 30۔ اکتوبر کو دائیں طرف فالج کا حملہ ہوا۔ جس کا دماغ اور زبان پر بھی شدید اثر ہے۔ یکم نومبر سے فضل عمر ہسپتال ربوہ میں داخل ہیں۔

احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوف کو اپنے فضل سے شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

○ محترمہ امتہ المتین صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر بشیر احمد ڈینٹسٹ (محلّہ دارالرحمت شرقی الف) ربوہ کا فضل عمر ہسپتال میں پتے کا اپریشن ہوا ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم عبدالصمد صاحب کارکن انصاراللہ پاکستان کی اہلیہ محترمہ نسرین صمد صاحبہ عرصہ ڈیڑھ دو ماہ سے جگر اور معدہ کی تکلیف کے باعث بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے کامل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ولادت

○ مکرم رانا محمد ایوب خاں آف حسن آباد ملتان کو اللہ تعالیٰ نے 99-11-7 کو بیٹی سے نوازا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت بچی کا نام فیضیہ ایوب عطا فرمایا ہے۔ بچی تحریک وقف نو میں شامل ہے۔

نومولودہ مکرم رانا عبدالعزیز خاں (مرحوم) ریٹائرڈ سپرنٹنڈنٹ کھاد فیکٹری ملتان کی پوتی اور مکرم سلطان احمد صاحب شاہد واقف زندگی کی نواسی ہے۔

احباب جماعت سے بچی کی صحت و سلامتی۔ درازی عمر اور خادمہ دین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم ملک بشارت احمد صاحب مربی سلسلہ احمدیہ مقیم گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 27۔ اکتوبر 1999ء کو دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ جس کا نام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے "عمیر احمد حسان" عطا فرمایا ہے۔

نومولود مکرم ملک رفیق احمد صاحب آف لودھراں حال نصیر آباد ربوہ کا پوتا اور مکرم ملک بشیر احمد صاحب دارالعلوم شرقی ربوہ کا نواسہ ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صالح خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔

حصول محبت الٰہی کا ذریعہ۔

بیوت الحمد منصوبہ

○ قرآن کریم اور احادیث مبارکہ میں بیواؤں اور بے سہارا لوگوں کی حاجات کو پورا کرنے اور ان کی ضروریات کے مطابق زندگی کی بہتر سہولتیں مہیا کرنے کو خدا تعالیٰ کے پیار کو حاصل کرنے کا ذریعہ قرار دیا گیا ہے۔ بیوت الحمد منصوبہ اس مقصد عالی تک پہنچنے کا بہترین زینہ ہے۔ اس منصوبہ کے تحت بیوگان اور بے سہارا لوگوں کو حسب ضرورت رہائش کی سہولت فراہم کی جاتی ہے۔ ہر قسم کی سہولت سے آراستہ بیوت الحمد کالونی ربوہ میں 85 ضرورت مند خاندان آباد ہو کر اس منصوبہ کی برکات سے فیضیاب ہو رہے ہیں۔ ابھی اس کالونی کی تکمیل میں دس کوارٹر بننا باقی ہیں۔ اسی طرح تقریباً چار صد مستحقین احباب کو ان کے اپنے اپنے گھروں میں حسب ضرورت جزوی توسیع کے لئے لاکھوں روپے کی امداد دی جاچکی ہے اور امداد کا یہ سلسلہ جاری ہے۔

احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ ضرورت مندوں کا حلقہ وسیع ہونے کے باعث اس بابرکت تحریک میں زیادہ سے زیادہ مالی قربانی پیش فرمائیں پورے مکان کے اخراجات (جو آج اندازاً 5 لاکھ روپے ہے) سے لے کر حسب استطاعت آپ جو بھی مالی قربانی پیش کرنا پسند فرمائیں۔ مقامی جماعت کے نظام کے تحت یا براہ راست مد بیوت الحمد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں ارسال فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

امید ہے آپ اس کار خیر میں اپنی استطاعت کے مطابق حصہ لے کر خدا تعالیٰ کے پیار کو جذب کرکے ثواب دارین حاصل کریں گے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(سیکرٹری بیوت الحمد سوسائٹی)

اعلان داخلہ

○ ہمدرد کالج آف میڈیسن ڈینٹسٹری نے مندرجہ ذیل پروگراموں کے سال اول میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔

1- MBBS - 2 - BDS داخلہ فارم وغیرہ مبلغ -/1000 روپے کے عوض کراچی۔ لاہور۔ راولپنڈی میں واقع ہمدرد سینٹرز سے دستیاب ہیں۔ داخلہ سے قبل ٹیسٹ کلیئر کرنا ہو گا جو کراچی میں ادارہ اور لاہور میں I L M میں ہو گا۔

داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 25۔ نومبر 99ء ہے۔

(نظارت تعلیم)

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

تامل ٹائیگرز کے تباہ کن حملے

سری لنکا میں باغی نئی طاقت پکڑ گئے ہیں۔ انہوں نے توپ خانے کے حملوں میں شدت پیدا کر دی ہے جس کی وجہ سے سری لنکن فوج دس اہم ٹھکانوں سے پسپا ہونے پر مجبور ہو گئی ہے۔ جبکہ لڑائی کی شدت کے نتیجے میں ہزاروں افراد نقل مکانی پر مجبور ہو گئے ہیں۔ سری لنکا کی وزارت دفاع نے الزام لگایا ہے کہ تامل باغی فوجی ٹھکانوں کے علاوہ شہری آبادی پر بھی گولہ باری کر رہے ہیں۔ لڑائی سے متاثرہ علاقوں سے 9 ہزار افراد نقل مکانی کر چکے ہیں۔ اور انخلاء کا یہ سلسلہ جاری ہے۔ 101- فوجی ہلاک اور 743 زخمی ہو چکے ہیں۔ جبکہ 22 لاپتہ ہیں۔ تامل باغیوں نے اب تک ہلاک ہونے والے فوجیوں کی تعداد ایک ہزار بتائی ہے۔ صدر چندریکا نے کہا ہے کہ باغی ہلاک ہونے والے فوجیوں کی تعداد بیان کرتے ہوئے مبالغہ آرائی کر رہے ہیں۔ صدر چندریکا کمار انٹگا نے حالیہ لڑائی میں پہلی بار اعتراف کیا کہ چند قصبے ان کے ہاتھ سے نکل گئے ہیں اور سرکاری فوج کو پسپا ہونا پڑا ہے۔

امریکہ کی روس کو وارننگ

امریکہ نے روس کو وارننگ دی ہے کہ وہ فوری طور پر چیچنیا کے خلاف جنگ بند کر دے چیچنیا نے روس کی اقتصادی ناکہ بندی کا مطالبہ کیا ہے۔ چیچن وزیر خارجہ نے کہا ہے کہ مغربی ملکوں کی جانب سے دی جانے والی اقتصادی امداد کو روس جنگ میں جھونک رہا ہے چیچن عوام تاریخ کے بدترین مصائب کا شکار ہو چکے ہیں۔ چیچنیا کا ایک میٹر رقبہ بھی وحشیانہ گولہ باری سے محفوظ نہیں۔ روس دو سو سکڈ میزائل پھینک چکا ہے۔ امریکی محکمہ خارجہ نے کہا ہے کہ روس چیچنیا میں طاقت کا اندھا دھند استعمال کر کے جینیوا کنونشن اور بین الاقوامی سمجھوتوں کی خلاف ورزی کر رہا ہے۔

بم دھماکے کا الزام

فلسطین کے صدر یاسر عرفات نے اسرائیل میں بم دھماکے کا الزام اسرائیل کے جرائم پیشہ گروہوں پر عائد کیا ہے انہوں نے کہا کہ ہم بم دھماکے کی مذمت کرتے ہیں۔

بنگلہ دیش میں تباہی کا بھارتی منصوبہ ناکام

بنگلہ دیش میں تباہی کا بھارتی منصوبہ ناکام بنا دیا گیا ہے۔ 5 ہزار کلو میٹر دھماکہ خیز مواد پکڑا گیا۔ پولیس نے بتایا ہے کہ پکڑے جانے والے بموں میں یہی دھماکہ خیز مواد استعمال ہوا تھا۔ یہ بارود بھارت کی خفیہ ایجنسی "را" نے بھجوایا تھا۔ طاقتور دھماکہ خیز مواد کو چونا ظاہر کرکے بنگلہ دیش لایا گیا تھا اور اسے سرحدی شہری جیناپول کی ایک دکان میں چھپا دیا گیا تھا۔ ذرائع نے بتایا ہے کہ ملک میں اب تک پکڑی جانے والی بارود کی یہ سب سے بھاری مقدار ہے۔

انڈونیشیا میں فسادات

انڈونیشیا کے صوبے مالوکو میں مسلم عیسائی فسادات میں 24- افراد ہلاک اور سینکڑوں زخمی ہو گئے ہیں۔ فوج نے مالوکو کے صدر مقام ایمبون میں مظاہرین پر اس وقت فائر کھول دیا جب وہ فوجی بیرکوں کو آگ لگا رہے تھے۔ عیسائی مسلم فسادات میں کئی مکان تباہ ہو گئے۔ دو پولیس والے بھی مارے گئے۔

پیرو میں مٹی کا تودہ گرنے سے 140- ہلاک

لاطینی امریکہ کے ملک پیرو کے دارالحکومت لیما میں مٹی کا تودہ گرنے سے 140- افراد ہلاک اور 100 زخمی ہو گئے۔ اڑھائی میل تک پھیلے درجنوں مکان تباہ ہو گئے۔

اسرائیل اور فلسطین حتمی مذاکرات

اسرائیل اور فلسطین کے درمیان حتمی امن سمجھوتے کے لئے فیصلہ کن مذاکرات کا سلسلہ شروع ہو گیا ہے۔ ان مذاکرات میں دونوں ملکوں کے درمیان حتمی اور مستقل امن قائم ہو جائے گا۔ یاسر عرفات نے پیرس میں کہا ہے کہ دیرپا امن کیلئے اسرائیل تمام مقبوضہ علاقے غیر مشروط طور پر خالی کر دے۔ مذاکرات سے قبل اسرائیل نے غرب اردن میں فلسطینی کیمپ سیل کر دیا۔ یہ کیمپ قیام امن تک بند رہے گا۔

روس کی تباہی کی ذمہ داری

ماسکو میں ہزاروں افراد نے صدر یلسن کے خلاف مظاہرہ کیا۔ اور نعرے لگائے کہ روس کی تباہی کے ذمہ دار تم ہو۔ یہ مظاہرہ انقلاب روس کی 82 ویں سالگرہ کے موقع پر کیا گیا ہے۔ مظاہرین نے سرخ جھنڈے اور بینرز اٹھا رکھے تھے اور وہ صدر یلسن پر مقدمہ چلانے کا مطالبہ کر رہے تھے۔

کلنٹن کے دورۂ یونان کی مخالفت

81 فیصد یونانیوں نے صدر کلنٹن کے دورۂ یونان کی مخالفت کر دی ہے۔ صدر کلنٹن آئندہ ہفتے یونان کا دورہ کر رہے ہیں۔

چین کی طرف سے افغانستان پر پابندی کی حمایت

چین نے افغانستان پر اقوام متحدہ کی طرف سے پابندیاں عائد کرنے کی حمایت کر دی ہے۔ چینی حکومت کے ترجمان نے کہا ہے کہ افغانستان میں جاری خانہ جنگی قابل تشویش ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملکی خبریں
قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ: 10 نومبر۔ گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں
کم سے کم درجہ حرارت 14 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 25 درجے سنٹی گریڈ
جمعرات 11۔ نومبر۔ غروب آفتاب۔ 5-14
جمعہ 12۔ نومبر۔ طلوع فجر۔ 5-08
جمعہ 12۔ نومبر۔ طلوع آفتاب۔ 6-31

آئی ایم ایف سے نجات اولین ترجیح

چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف نے کہا ہے کہ آئی ایم ایف کے شکنجے سے نجات اولین ترجیح ہے۔ ترکی کے دارالحکومت انقرہ میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کے دوران انہوں نے کہا کہ مغربی ممالک کو جمہوریت کے "لیبل" کی فکر ہے۔ مستقبل میں "لیبل" چسپاں کرنے کے اقدامات کریں گے۔ پاکستان اور بھارت کے درمیان معمول کے تعلقات کی بحالی کے لئے مسئلہ کشمیر کا حل ناگزیر ہے۔ علاقائی امن کے لئے تمام ممالک سے تعاون کریں گے مگر ملکی دفاع پر کوئی سمجھوتہ نہیں کیا جا سکتا جب تک سات نکاتی ایجنڈے میں شامل اہداف کا حصول یقینی نہیں بنایا جاتا جمہوریت بحال نہیں کی جائے گی۔

اختیارات نچلی سطح پر منتقل ہوں گے

چیف ایگزیکٹو نے ترکی کے وزیر اعظم بلند ایجویت سے ملاقات کے بعد ایک نیوز کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اقتدار میں عوام کی شرکت کو یقینی بنانے کے لئے حکومتی اختیارات نچلی سطح پر منتقل کئے جائیں گے۔ بلدیاتی اداروں کو صحت، تعلیم اور مواصلات جیسے اہم شعبے چلانے کے لئے ٹیکس کی وصولی کے اختیارات ملیں گے۔

نواز شریف کے خلاف تحقیقات کا دائرہ وسیع

پاک فوج کے ترجمان بریگیڈیئر راشد قریشی نے واضح کیا ہے کہ نواز شریف کے خلاف آرمی چیف، 200 مسافروں کو قتل کرنے کی کوشش، پی آئی اے کا طیارہ تباہ کرنے اور ذاتی پسند و ناپسند کی بناء پر فوجی قیادت میں تبدیلی کے الزامات کی تحقیقات کے دوران کوئی انتقامی کارروائی نہیں ہو گی۔ الزامات ثابت ہو گئے تو نواز شریف سزا سے بچ نہیں سکیں گے۔ اور بھی کوئی قرار واقعی سزا سے نہیں بچ سکے گا۔ انہوں نے کہا کہ کورٹ مارشل یا دوسری عدالتوں میں مقدمات چلائے جانے کے بارے میں ابھی کچھ کہنا قبل از وقت ہے۔ مکمل انصاف ہو گا احتساب میں انتقام کی بو نہیں آئے گی۔

17 نومبر کو پتہ چل جائے گا

فوج کے ترجمان بریگیڈیئر راشد قریشی نے کہا ہے کہ 17 نومبر کو سب پتہ چل جائے گا کہ فوج اپنے چیف کے احکامات پر کس طرح عمل کرتی ہے۔ مافیا کے خلاف قانون اپنی پوری قوت کے ساتھ حرکت میں آئے گا۔ نادہندگان کو دی گئی ڈیڈ لائن میں توسیع نہیں ہو گی۔

16 نومبر سے قبل ہی ایکشن کا فیصلہ

حکومت نے 16 نومبر سے قبل ہی نادہندگان کے خلاف "ایکشن" کا فیصلہ کر لیا ہے۔ بڑے بڑے نادہندگان اپنے اثاثے بچانے میں مصروف ہیں۔ نادہندگان نے مختلف فیملی اور کاروباری گروپ بنا لئے ہیں تاکہ کوئی اور پارٹی اور بینک ان کے اربوں کے اثاثوں کی خریداری میں دلچسپی نہ لے۔ 170 سے زائد ایسے بڑے نادہندگان کے خلاف سخت نوٹس لیتے ہوئے حکومت نے ڈیڈ لائن سے قبل ہی گرفتاریوں کا فیصلہ کیا ہے۔ ائرپورٹس پر پہرے بٹھا دیئے گئے۔

نواز شریف کی صحت اچھی ہے

پاک فوج کے ترجمان نے کہا ہے کہ نواز شریف کی صحت اچھی ہے۔ کمزور نہیں ہوئے۔ انہوں نے جو کیا۔ وہ ساری قوم جانتی ہے۔ ان کو ملک چھوڑنے کا نہیں کہا۔ کلثوم نواز سے بھی رابطہ نہیں کیا گیا۔ یہ ساری باتیں ڈس انفارمیشن ہیں۔

کسان بورڈ کی طرف سے بھوک ہڑتال کی کال

کپاس کی گرتی ہوئی قیمتوں کے خلاف کسان بورڈ نے بھوک ہڑتال کی کال دے دی ہے۔ 14 سے 16 نومبر تک ہر تحصیل ہیڈ کوارٹر میں بھوک ہڑتال کی جائے گی۔ دھان کے کاشتکار بھی شریک ہوں گے۔

کوئی نواز شریف کو سیاسی منظر سے نہیں ہٹا سکتا

مسلم لیگ کے سینیئر رہنما راجہ ظفر الحق نے کہا ہے کہ کوئی حکم نواز شریف کو سیاسی منظر سے ہٹا نہیں سکتا۔ قانونی جدوجہد جاری رکھیں گے۔ ترکی میں جمہوریت مستحکم نہیں۔

بلدیاتی سربراہوں کا انتخاب براہ راست

حکومت نے بلدیاتی سربراہوں کا انتخاب براہ راست کرانے کا فیصلہ کیا ہے۔ وفاقی وزیر بلدیات عمر اصغر خان نے کہا ہے کہ وفاق سے صوبوں اور بلدیاتی اداروں کو اختیارات کی منتقلی حکومت کی اولین ترجیح ہے۔ ان کو ٹیکس لگانے اور وصول کرنے کے اختیارات بھی دیئے جائیں گے۔

سٹیل ملز کے ایم ڈی گرفتار

سٹیل ملز کراچی کے مینجنگ ڈائریکٹر کرنل (ر) افضل کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ وہ اسلام آباد آئے ہوئے تھے۔ ان کو سٹیل ملز میں مبینہ گھپلوں کے الزام میں گرفتار کیا گیا ہے۔

بھاگووال ہائی سکول میں بم دھماکہ

سیالکوٹ کے قصبے بھاگووال میں ہائی سکول کے گراؤنڈ میں بم کا دھماکہ ہوا۔ بھارتی ساخت کا طاقتور ٹائم بم منگل کی علی الصبح ساڑھے تین بجے پھٹا۔ ٹیلی فون کا پول تباہ ہو گیا۔ بم ڈسپوزل سکواڈ کا خیال ہے کہ یہ بم کرکٹ کھیلنے والے بچوں کی تباہی کیلئے لگایا گیا تھا۔ ٹائم غلط ہونے کی وجہ سے رات کو پھٹ گیا۔

قاضی کا الزام غلط ثابت ہو گیا

قاضی حسین احمد کا الزام کہ وزیر خزانہ شوکت عزیز پاکستانی شہریت کے حامل نہیں ہیں اس وقت غلط ثابت ہو گیا جب ایک اخبار نویس کے استفسار پر انہوں نے اپنا سبز رنگ کا پاکستانی پاسپورٹ اور کراچی سے بنا ہوا شناختی کارڈ سامنے رکھ دیا۔ دو اور پاسپورٹ بھی مدت ختم ہونے کے بعد تیسرے کے ساتھ لف تھے جس پر ان کے ویزے لگے ہوئے تھے۔

نواز شریف کے خلاف ریکارڈ فراہم کر دیں

حکومت نے لاہور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس سے درخواست کی ہے کہ نواز شریف کے خلاف مقدمات کا ریکارڈ فراہم کر دیں۔ حساس ادارے کے ایک اعلیٰ افسر نے چیف جسٹس راشد عزیز سے ان کے چیمبر میں ملاقات کی۔ چیف جسٹس نے دس روز کے اندر ریکارڈ فراہم کرنے کی یقین دہانی کرا دی۔ چیف جسٹس سے معزول وزیر اعظم کے خلاف زیر التوا مقدمات کی جلد سماعت شروع کرنے کی بھی استدعا کی گئی۔ یہ افسر اعلیٰ اس مقصد کے لئے خاص طور پر اسلام آباد سے لاہور آئے۔

دماغی امراض۔ مالیخولیا (وہم وسواس ڈر خوف) جنون (دیوانگی)
بے خوابی۔ مرگی۔ نسیان۔ خوابیں۔ ہسٹریا وغیرہ
ایک ماہ کا علاج۔ معہ ڈاک خرچ -/250
قاضی دواخانہ چک چٹھہ۔ رجسٹرڈ
گوجرانوالہ روڈ۔ حافظ آباد فون 2114 - 0438

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کے لئے
ہمارے ہاں تشریف لائیں
نسیم جیولرز
فون دوکان 212837۔ رہائش 212175۔ اقصیٰ روڈ ربوہ

سفید موتیا Rs. 1200
لینز کے ساتھ Rs. 3500
رہائش کے لئے ہسپتال میں بندوبست ہے
رشید آئی ہسپتال
ویلکم روڈ ریتالہ خورد
فون کلینک 04443-621371
فون رہائش 0442-512436

اب نئی ورائٹی کے ساتھ
فرحت علی جیولرز اینڈ زری ہاؤس
یادگار روڈ ربوہ 04524-213158
FAX: 0092-4524-213158
پروپرائٹر: غلام سرور طاہر اینڈ سنز (آف شیخوپورہ)

ضرورت سیلز مین
[illegible]

ہمیں ربوہ میں معقول تنخواہ یا کمیشن پر چند ایسے سیلز مین کی ضرورت ہے جو موٹر سائیکل یا سائیکل کی سہولت رکھتے ہوں۔ خواہشمند دوست اپنی درخواست صدر صاحب محلہ کی سفارش سے مورخہ 99-11-15 تک خود لیکر آئیں۔
منصور احمد ظفر
نصیر آباد (حلقہ عزیز) ربوہ۔ فون 212218

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
شریف جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون دکان 212515، رہائش 212300

معیاری ریڈی میڈ ملبوسات اور
سکول یونیفارم کیلئے
شہزاد گارمنٹس
محسن مارکیٹ۔ اقصیٰ روڈ ربوہ۔ فون 212039

ضرورت اسسٹنٹ اکاؤنٹنٹ
فیصل آباد سوتر منڈی کی ایک معروف فرم کو اپنے دفتری کام کے لئے ایک بی کام فریش / تجربہ کار اسسٹنٹ اکاؤنٹنٹ کی فوری ضرورت ہے۔ امیدوار اپنی درخواست مع ضروری دستاویزات فوٹو کاپی اپنے امیر صاحب / صدر صاحب حلقہ / شہر کی تصدیق کے ساتھ مورخہ 99-11-14 بروز جمعرات تک درج ذیل ایڈریس پر آنی چاہئے۔ دیگر تفصیلات بالمشافہ بوقت انٹرویو۔
المشتہر۔ برائے فرم۔ سیٹھی میڈیکوز
گولبازار ربوہ فون 211068

رجسٹرڈ سی پی ایل نمبر 61